اسلامی اقتدار کا نقیب

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانِ اعلیٰ
مولانا مفتی محمود

90
30



ج ۲۵ ش ۲۳

لوگ اس آئینے میں منہ دیکھ لیا کرتے ہیں

لوگ اس جرم میں جب ہونٹ سیا کرتے تھے
ہم سرِعام تیرا نام لیا کرتے تھے

موت بھی آنکھ ملاتے ہوئے گھبراتی تھی!
اک زمانہ تھا کہ جب ہم بھی جیا کرتے تھے

ہائے افسوس کہ صد چاک ہے انکا دامن
جو کبھی دامن اغیار سیا کرتے تھے!

آج حسرت سے وہ منہ تکتے ہیں میخواروں کا
جو کبھی ساغرِ زرّیں سے پیا کرتے تھے

آج ہر در پہ وہ کشکول لیے پھرتے ہیں
کبھی سلطان جنہیں باج دیا کرتے تھے

دفعتاً پھیر لی ہیں جس سے نگاہیں سب نے
کبھی اس شخص کو سب پیار کیا کرتے تھے

تیرا آئینۂ دل کیوں ہے مکدّر سلمان
لوگ اس آئینے میں منہ دیکھ لیا کرتے تھے

سیّد سلمان گیلانی شیخوپورہ



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۳۰

جمعۃ المبارک ۱۴ شعبان ۲۹ جولائی ۱۹۷۷ء

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
سہ ماہی ۱۱/۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

اداریہ

مصر اور لیبیا کی الم انگیز جنگ

مصر اور لیبیا میں اچانک خوفناک جنگ چھڑ جانے کے بعد جو خبریں موصول ہو رہی ہیں، وہ انتہائی اندوہناک اور کرب انگیز ہیں۔ دو عرب مسلم ممالک کی اس باہمی جنگ نے پورے عالم اسلام کو شدید کرب و الم میں مبتلا کر دیا ہے۔ دونوں ممالک نے اپنی بری اور فضائی افواج کو جنگ میں جھونک دیا ہے۔ اور دونوں ممالک کے ذرائع ابلاغ ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ مہم میں مصروف ہیں، انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور قیمتی اسلحہ بے مقصد تباہ و برباد کیا جا رہا ہے۔

حالیہ جنگ کا سب سے زیادہ الم انگیز اور تشویشناک پہلو یہ ہے کہ یہ جنگ اس وقت ہو رہی ہے جب کہ پہلے سے کہیں زیادہ عرب ممالک کو اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے۔ عرب ممالک کے مفاد اور بین الاقوامی حالات کا تقاضا تو یہ ہے کہ تمام عرب ممالک ایسی یکجائی اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں جس سے ان کا وقار بلند ہو، ان کی قوت میں اضافہ ہو، لیکن بدقسمتی سے کیا اس کے برعکس جا رہا ہے۔

اس وقت نہ صرف یہ کہ عرب ممالک ہی متحدہ قوت بن کر سامنے آئیں، بلکہ پوری دنیائے اسلام کی بقا اور ضرورت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے مشترکہ دشمنوں کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوں۔

مشرق وسطے کے اہم مسئلہ پر بڑی طاقتوں کی سرد مہری بلکہ ایک فریق کے معاملے میں واضح جانبداری سے ہمارے برادر عرب ممالک کو سبق سیکھنا چاہیے۔ اور جذبات کی رو میں بہہ کر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیے جس سے ان کے مشترکہ دشمن اسرائیل اور اس کے پٹھوؤں کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کا اپنا وجود خطرے میں پڑ جائے۔ باہمی جنگ میں ملوث دونوں عرب ممالک جس طرح سے ایک دوسرے کو زیر کرنے اور ایک دوسرے کی قوتوں کو پامال کرنے پر تلے ہوئے ہیں وہ انتہائی خطرناک کھیل ہے۔

کون نہیں جانتا کہ دنیائے اسلام کے مرد حر جمال عبدالناصر مرحوم نے کس محنت و جانفشانی اور کس تدبر و دور اندیشی سے سرزمین عرب کے بکھرے ہوئے موتیوں کو متحدہ قومیت اور رشتے سے منسلک کیا تھا۔ اور وہ پیکر حریت کتنی تگ و دو کے بعد اپنے اعلیٰ مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔

اس کے بعد شاہ فیصل مرحوم ایسے مرد مومن نے عالم اسلام کے اتحاد کا نعرہ لگا کر اور اس کے لیے شب و روز محنت کر کے عرب ممالک اور عالم اسلام کے طاقت ور دشمنوں کے حوصلے پست کر دیئے تھے۔

چاہیے تو یہ تھا کہ ان عظیم رہنماؤں کے پیروکار ان کے بتائے ہوئے صاف صاف اور کشادہ راستے پر چل کر گوہر مقصود حاصل کر لیتے، لیکن افسوس کہ منزل کی طرف جانے والے قریبی اور کشادہ راستے کو ترک کر کے پگڈنڈیوں اور دلدل کو اختیار کر لیا گیا۔ یہ ایسا خطرناک راستہ ہے کہ اگر اُسے فی الفور خیرباد نہ کیا گیا تو منزل مقصود کے اوجھل ہونے کا [illegible]

... پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ ... سے شائع کیا

کوششوں کے باوجود بھی نہیں کی جا سکے گی۔

لیبیا اور مصر کے درمیان اگر کوئی معمولی سرحدی تنازعہ تھا بھی تو اسے مذاکرات کی میز پر حل کیا جا سکتا تھا۔ اس کے لیے اتنی شدید جنگ کی ضرورت نہ تھی جس سے ان کے مشترکہ دشمن کو بغلیں بجانے کا موقع ملے۔ اور جگ ہنسائی مفت میں ہو۔

خرابی بسیار کے بعد بھی یہ مسئلہ مذاکرات کی میز پر ہی حل کیا جائے گا۔ جیسا کہ خبریں آ رہی ہیں۔ اگر پہلے ہی سے ٹھنڈے دل و دماغ سے اس موضوع پر سوچ لیا جاتا تو کتنا اچھا تھا، مگر کاروان نہیں، امیرِ کارواں کے دل سے جب احساسِ زیاں جاتا رہے تو نتائج اس نوع کے برآمد ہوتے ہیں۔

جنگ بندی کے سلسلے میں بعض عرب ممالک کے ذمہ دار افراد جو کوشش کر رہے ہیں وہ خوش آیند ہیں۔ خدا کرے وہ اپنی مثبت کوششوں میں بامراد ہوں اور ایک بار پھر عرب ممالک متحدہ قوت کے ساتھ ابھریں اور اپنے مشترکہ دشمن اسرائیل سے نبرد آزما ہوں جو عربوں کے خلاف جنگی جنون میں مبتلا ہے۔ اور جو بعض سامراجی ممالک کی شہ پر فوری سینہ زوری اور سرکشی پہ تُلا ہوا ہے

محمود عفا اللہ عنہ، مری پنجاب ہاؤس

فون نمبر ۳۶۱ ۔ ۱۶۷۰۷۷

مُفکرِ اسلام مولانا مفتی محمودؒ کا گرامی نامہ

مولانا ظفر احمد قاسم[1] کے نام

سلام مسنون، مزاج گرامی۔

آج ہی آپ کا محبّت نامہ ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اور دین کی خدمت کی بیش از بیش توفیق دے

محترم سید نیاز احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خبرِ وفات سے سخت صدمہ ہُوا۔ آپ ایسے مُخلص رُفقاء بہت کم ملتے ہیں۔ بہرحال سوائے دُعا کے ہم کیا کر سکتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَنَوِّرْ قَبْرَہٗ وَاغْسِلْ خَطَایَاہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ خَطَایَاہُ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ۔

ان کے گھر والوں تک میری پُر درد تعزیت پہونچا دیں مدرسے کے اساتذہ اور طلبہ کو سلام عرض کریں۔ مہتمم صاحب[2] کو خصوصی سلام پہونچا دیں۔ ہم بہت خوش ہیں مطمئن ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی عظیم نعمت سے قوم کو متمتع فرمایا

وما ذالك على الله بعزيز۔ والسلام۔ محمود عفی عنہ

[1] مولانا ظفر احمد قاسم مدرس دار العلوم کبیر والا۔ [2] حضرت مولانا علی محمد صاحب دار العلوم کبیر والا

مولانا غلام اللہ خان کا دورۂ سندھ

اندرون سندھ کے عوام نے ایک بار پھر مفتی صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا

شکار پور ۳ جولائی ۱۹۷۷ء تحریک نظام مصطفیٰ میں قائد اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود کے بازو شیخ القرآن آمر حکومت کے خلاف عوام کی دینی حمیت ابھارنے والے مولانا غلام اللہ خان آف راولپنڈی کے سکھر تشریف لانے کی اطلاع یکم جولائی کو ملی۔

۲ جولائی کو ٹھیک ۱۱ بجے شیخ القرآن سکھر پہنچے پہنچتے ہی قومی اتحاد کے نو پارٹیوں کے دفاتر تشریف لے گئے جس میں جمعیۃ علماء اسلام جمعیۃ علماء پاکستان جماعت اسلامی۔ تحریک استقلال۔ این ڈی پی وغیرہ شامل ہیں رات کو جامع مسجد سکھر میں عظیم الشان اجتماع ہوا جو اوقاف کے تحویل میں تھی، یوں معلوم ہوتا تھا کہ دوسرے صوبوں جیسے صوبہ سندھ اور خصوصاً اندرون سندھ اپنے قائدین کے اشارے پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔ ۲ جولائی کو علی الصبح احقر جب مدرسہ اشرفیہ اتفاقاً آیا تو صوبائی ناظم جمعیۃ حضرت مولانا غلام قادر پنھوار اور مولانا حضور الدین صاحب اور جماعت اسلامی کے قیم ایک اہم مسئلہ پر غور فرما رہے تھے احقر نے سمجھا کہ آج کچھ تو ضرور ہوگا اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام شہر شکارپور کے عوام پر شفقت کر کے تشریف لا رہے ہیں اس کے لیے کیا کچھ انتظامات کرنے چاہئیں احقر کے لیے بھی کچھ کام سپرد کیا گیا انتظامیہ کے خراب رویہ کی وجہ سے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان نہ ہو سکا بجلی بھی پانچ دن سے غائب تھی جس کی وجہ سے تین عورتیں ہلاک اور کئی مرد و عورتیں بے ہوش ہو گئے تھے ان مشکلات کے باوجود جلسہ اپنے پروگرام کے مطابق مسجد شریف اشرفیہ شکارپور میں منعقد ہوا مغرب سے عوام الناس کا تشریف لانا شروع ہوا عشاء تک جامع مسجد اشرفیہ کھچا کھچ بھر گئی عشاء کی کے بعد اعلان ہوا کہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ تشریف لے آئے ہیں عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اس کے بعد طالب علم عبدالرشید ٹانوری نے سندھی میں دو نظمیں قائد اتحاد حضرت مفتی صاحب کی قیادت کے متعلق پیش کر کے مجمع کو تڑپا یا ہوا جوق در جوق جلسہ گاہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ اس کے بعد جلسہ کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ کے طالب العلم رہنما اور اسٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج شکارپور کے سابق جنرل سیکرٹری محمد ابوبکر منگی نے تقریر کی انہوں نے کہا کہ تحریک کے دوران جب ہمیں گرفتار کیا گیا تو سکھر کے ایم ڈی ایم صاحب نے ہمیں تلقین کرنا شروع کیا کہ آپ تو طالب العلم ہیں آپ کو تعلیم پر زور دینا چاہیے آپ طالب العلم سیاست میں نہ آئیں سیاست آپ کا کام نہیں ہے تو میں نے کہا کہ ایوبی آمرانہ حکومت کے خلاف جو تحریک چلی اس میں سب سے پہلے شاگرد پیش پیش تھے اس وقت آپ نے یہ تلقین کی تھی؟ کہ یہ سیاست ہے اس میں آپ شریک نہ ہوں اس کے بعد جمعیت علماء اسلام شہر شکارپور کے نائب امیر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب چنہ کا اعلان ہوا مجمع نعروں کی فضا سے گونج اٹھا حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب عالمانہ انداز میں اسٹیج پر تشریف لائے اور پورے مجمع کو اپنے واعظ حسنہ سے محظوظ کیا انہوں نے کہا کہ یہ نو پارٹیوں کا اتحاد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہوا ہے اور اس تحریک کی کامیابی پر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے انہوں نے مفتی صاحب کی قیادت کو سراہا اور عوام سے وعدہ لیا کہ حضرت مفتی صاحب کے اشارے پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو دلفریب ہی نعرے، عوام نے وعدہ کیا اور سب نے ہاتھ اٹھائے اس کے بعد حضرت شیخ القرآن نے بڑے مجاہدانہ انداز میں خطبہ مسنونہ کے بعد اپنا خطاب شروع کیا یوں محسوس ہو رہا تھا کہ غیر آئینی حکومت کی یہ آخری گھڑیاں ہیں مولانا نے کہا کہ تعیش کے لیے سات ارب اور ۸۸ اٹھاسی کروڑ روپے استعمال ہو رہے ہیں اور اس کا میرے پاس ثبوت موجود ہے اگر ایک ارب روپیہ اس غریب عوام کے لیے خرچ کیا جاتا تو یہ ملک کافی ترقی کرتا لیکن یہ تو سات ارب اٹھاسی کروڑ ہیں انہوں نے عوام کو فی الحال امن اور باصبر رہنے کی تلقین کی اور قائدین اتحاد کے متعلق عوام کو یقین دلایا کہ وہ ایک دوسرے پر بڑے اعتماد کے ساتھ کام کر رہے ہیں ان کا ایک دوسرے پر بڑا اعتماد ہے انہوں نے کہا کہ اس ملک کا ہر طبقہ علماء وکلاء طلباء مزدور خواتین البتہ ہر شعبہ میں رہنے والے متحد ہیں اور اب عوام قومی اتحاد کے ساتھ ہیں انہوں نے عوام سے کہا کہ کیا بھٹو حکومت نظام مصطفیٰ قائم کر سکتی تھی۔ نہیں نہیں عوام، انہوں نے کوثر نیازی کے اس بیان کو مضحکہ خیز قرار دیا جو انہوں نے کہا تھا کہ اس ملک میں نظام مصطفیٰ کے سوا کوئی نظام نہیں چل سکتا انہوں نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے بڑے

باقی ص ۹ پر

مولانا محمد الیاس ارشاد
دریاخان

ایک علمی مکالمہ حضرت بایزید جواب دیتے ہیں:

راہب : بتاؤ وہ ایک کیا ہے جس کا دوسرا نہیں؟

بایزید : ایسا ایک جس کا کوئی ثانی نہ ہو وہ اللہ کی ذات ہے۔

راہب : وہ دو چیزیں کیا ہے جن کا تیسرا نہیں؟

بایزید : وہ دونوں رات اور دن ہیں جن کا تیسرا نہیں ہے : وجعلنا الیل والنھار۔ (القرآن)

راہب : وہ تین چیزیں کیا ہیں جن کا چوتھا کوئی نہیں ہے؟

بایزید : عرش، قلم، کرسی۔

راہب : وہ چار چیزیں بتاؤ جن کا پانچواں نہیں ہے؟

بایزید : توریت، انجیل، زبور، قرآن پاک،

راہب : وہ پانچ کیا ہیں جن کا چھٹا نہیں۔؟

بایزید : وہ پانچ فرض نمازیں ہیں۔

راہب : وہ چھ چیزیں کیا ہیں جن کا ساتواں نہیں ہے؟

بایزید : وہ چھ دن ہیں جن میں آسمان اور زمین کی تخلیق ہوئی : ولقد خلقنا السموات والارض فی ستة ایام

راہب : ایسی سات چیزیں بتاؤ جن کا آٹھواں نہ ہو؟

بایزید : سات آسمان : خلق سبع سموات طباقا۔

راہب : ایسی آٹھ چیزیں کیا ہیں جن کی نویں نہیں؟

بایزید : حاملان عرش : ویحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية۔

راہب : وہ نو چیزیں کیا ہیں جن کا دسواں نہیں ہے؟

بایزید : حضرت صالح علیہ السلام کی وہ نو بستیاں جن میں مفسدین آباد تھے : وکان فی المدینة تسعة رهط یفسدون فی الارض ولا یصلحون ۔

راہب : عشرہ کاملہ کیا ہے؟

بایزید : جو شخص حج تمتع کرے اور قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کو دس روزے رکھنے چاہئیں۔ ان دس دن کے روزوں سے عشرہ کاملہ مراد ہے: فصیام ثلثة ایام فی الحج وسبعة اذا رجعتم تلك عشرة كاملة

راہب : وہ گیارہ، بارہ اور تیرہ کیا چیزیں ہیں جن کا خدا نے تذکرہ کیا ہے۔

بایزید : حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اور بارہ مہینے : (ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا) حضرت یوسف نے خواب میں تیرہ چیزوں کو سجدہ کرتے دیکھا تھا : انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتهم لی ساجدین ۔

راہب : وہ کونسی قوم ہے جس نے جھوٹ بولا اور جنت میں گئی۔ اور وہ لوگ کون ہیں جنہوں نے سچ بولا اور جہنم میں گئے۔؟

بایزید : حضرت یوسف نے جھوٹ بولا لیکن وہ جنت میں گئے۔ (یا ابانا انا ذهبنا نستبق وترکنا یوسف عند متاعنا۔) یہود و نصاری تو آپس میں ایک دوسرے کی تکذیب کرنے میں سچے ہیں، لیکن دوزخ میں جائیں گے : وقالت الیہود لیست النصاری علی شئ وقالت النصاری لیست الیہود علی شئ۔

راہب : والذاریات ذرواً، فالحاملات وقراً، فالجاریات یسراً، فالمقسمات امراً، ان آیات کی تفسیر بتاؤ۔

بایزید : ذاریات سے مراد ہوائیں ہیں۔ اور حاملات سے مراد پانی سے بھرے ہوئے بادل ہیں، اور جاریات سے مراد کشتیاں اور مقسمات سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک انسانوں کے لیے رزق رسانی کی خدمت کرتے ہیں۔

راہب : وہ کیا چیزیں ہیں جس کی طرف تنفس کی نسبت کی گئی ہے، لیکن اس میں روح نہیں ہے، لیکن پھر بھی تنفس موجود ہے۔

بایزید : وہ صبح صادق ہے جس میں روح نہیں ہے پھر بھی تنفس موجود ہے : والصبح اذا تنفس۔

راہب : وہ چودہ چیزیں کیا ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سے تکلم کا شرف حاصل ہے؟

بایزید : ساتوں آسمان اور ساتوں زمیں : فقال لها وللارض ائتیا طوعاً او کرها۔ قالتا اتینا طائعین ۔

راہب : وہ قبر کونسی ہے جو اپنے مدفون کو لیے پھری۔؟

بایزید: حضرت یونس کی مچھلی ! فالتقمه الحوت وهو مليم -

راہب: وہ پانی کونسا ہے جو نہ تو آسمان سے برسا اور نہ زمین سے نکالا گیا۔

بایزید: [illegible] وہ جو پانی بلقیس کو بھیجا وہ وہ گھوڑوں کا پسینہ تھا جو نہ آسمان سے برسا نہ زمین سے نکلا۔

راہب: وہ چار چیزیں بتاؤ جو نہ ان کے پیٹ سے نکلی ہیں اور نہ باپ کی پیٹھ سے گذری ہیں ؟

بایزید: حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا اور حضرت صالح کی اونٹنی اور حضرت آدم و حوّا۔

راہب: جو خون زمین پر سب سے پہلے بہایا گیا وہ کس کا تھا ؟

بایزید: سب سے قبل ہابیل کا خون تھا جو قابیل کے قتل سے زمین پر بہایا گیا۔

راہب: وہ کیا چیز ہے جس کو خدا نے خود ہی پیدا کیا اور پیدا کر کے خود ہی خرید لیا ؟

بایزید: مومن کا نفس - جس کو خدا نے پیدا کر کے خود ہی اسکو خرید لیا۔ ان الله اشتری من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة

راہب: وہ کونسی آواز ہے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر اسکی برائی بیان کی ؟

بایزید: وہ گدھے کی آواز ہے - ان انکر الاصوات لصوت الحمير۔

راہب: وہ کونسی مخلوق ہے جس کو خدا نے خود پیدا کر کے اس کی عظمت سے خوف دلایا ہے ؟

بایزید: عورتوں کا مکر - ان کیدکن عظیم ٥

راہب: وہ کیا ہے کہ جس کو خدا نے خود پیدا کیا ہو اور پھر خود ہی اس کے متعلق سوال کیا ہو ؟

بایزید: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا - جو خدا کا پیدا کیا ہوا تھا اور پھر خدا نے اس کے متعلق استفسار کیا: وما تلك بیمینك یا موسیٰ ؟

راہب: عورتوں میں بزرگ ترین عورتیں اور دریاؤں میں سے سب سے افضل دریا کونسے ہیں ؟

بایزید: حضرت حوّا، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، عائشہ صدیقہؓ، آسیہؓ، فاطمہ زہراؓ، مریمؑ۔
دریاؤں میں بہترین دریا جیحون، سیحون دجلہ، فرات، دریائے نیل۔

راہب: بزرگ ترین پہاڑ اور بزرگ ترین چوپائے کونسے ہیں ؟

بایزید: پہاڑوں میں بزرگ ترین پہاڑ جبل طور اور چوپاؤں میں بہترین چوپائے گھوڑے ہیں۔

راہب: بارہ مہینوں میں بہترین مہینہ کونسا اور راتوں میں بہترین رات کونسی ہے ؟

بایزید: بہترین مہینہ رمضان شریف کا ہے۔ شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن - اور راتوں میں بہترین رات ليلة القدر خير" من الف شهر -

راہب: ایک [illegible] ہے جس میں بارہ ٹہنیاں ہیں اور ہر ٹہنی میں تیس پتے ہیں اور پتے میں پانچ پھل ہیں، دو پھول دھوپ میں ہیں اور تین پھول پر سایہ پڑ رہا ہے۔ بتاؤ کیا چیز ہے ؟

بایزید: درخت سے مراد سال ہے جس میں بارہ مہینے ہیں اور ہر مہینے میں تیس دن ہیں اور ہر دن میں پانچ پھول یعنی پانچ وقت کی نمازیں ہیں جن میں سے ظہر، عصر سورج کی روشنی میں ادا کی جاتی ہیں - اور تین نمازیں یعنی مغرب عشا رات کے سائے میں یعنی غروب آفتاب کے بعد ادا ہوتی ہے اور نماز فجر صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے۔

راہب: وہ کیا چیز ہے جس نے کعبہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کیا حالانکہ نہ تو اس میں روح ہے اور نہ اس چیز پر حج ہی فرض ہے ؟

بایزید: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جب طوفان کی حالت میں یہ کشتی جزیرۃ العرب میں پہونچی تو بیت اللہ کا طواف کیا - اگرچہ بیت اللہ پانی میں غرق تھا۔

راہب: اللہ تعالیٰ نے کتنے نبی مرسل اور کتنے غیر مرسل پیدا کیے ہیں ؟

بایزید: صحیح علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے لیکن روایا سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہو چکے ہیں جن میں سے ۳۱۳ تیرہ مرسل اور باقی سب غیر مرسل تھے۔

راہب: وہ چار چیزیں کونسی ہیں جن کی اصل تو ایک ہے لیکن ان کا مزہ اور رنگ آپس میں مختلف ہے ؟

بایزید: یہ چاروں چیزیں آنکھیں، کان، ناک منہ ہے - کانوں کی رطوبت کا مزا کڑوا ہے، آنکھوں کا پانی کھارا ہے، منہ کا تھوک میٹھا اور ناک کی رطوبت ترش ہوتی ہے۔

راہب: بتاؤ گدھا اپنی آواز میں کیا کہتا ہے؟

بایزید: (لعن الله العشار) یعنی خدا ٹیکس وصول کرنے والوں پر لعنت کرے۔

راہب: کتے کی آواز کیا ہے ؟

بایزید: ویل لاهل النار من غضب الجبّار، اہل جہنم پر خدا کے غضب سے ہلاکت نازل ہو۔

راہب: بیل کی تسبیح کیا ہے ؟

بایزید: سبحان الله وبحمده

راہب: اونٹ کی تسبیح بتاؤ ؟

بایزید: حسبی الله وکفی بالله وکیلا -

راہب: طاؤس کی تسبیح کیا ہے ؟

بایزید: الرحمٰن علی العرش استوی

راہب: بلبل کی خوش الحانی میں کونسی آیت ہے

بایزید: سبحان الله حين تمسون

دسیں) تسبیحوں ہ

راہب : وہ کیا چیز ہے جس پر خدا نے وحی بھیجی لیکن نہ وہ انسان ہے ، نہ جن ہے ، نہ ملائکہ ؟

بایزید : شہد کی مکھی - (واوحیٰ ربك الی النحل -)

اس کے بعد حضرت بایزیدؒ نے فرمایا :

"اگر کوئی اور سوال ہو تو پوچھو لیکن اس راہب نے سوال کرنے سے انکار کر دیا . اور کہا کہ بس اور کچھ دریافت نہیں کر سکتا . اس کے بعد حضرت بایزید نے فرمایا :

"اب مجھے بھی تم سے ایک سوال کرنا ہے - فرمایا کہ :

اے راہب ! تو آسمانی کتب سے واقف ہے - تو اس سوال کا جواب دے کہ آسمان اور جنت کی کنجی کیا چیز ہے - ؟

راہب اس سوال کو سن کر حیرت زدہ ہوگیا

حضرت بایزید نے مجمع کو مخاطب ہو کر فرمایا :

"میں نے اتنے سوالوں کا جواب دیا ، لیکن تمہارا راہب ایک سوال کا جواب دینے سے بھی اعراض کر رہا ہے "

راہب نے یہ سن کر کہا کہ :

"میں جواب دینے کے لیے تیار ہوں ، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ حاضرین مجھ سے موافقت نہ کریں گے "

آپؒ نے فرمایا :

" اگر کوئی حق بات ہے تو اس کو ظاہر کر دے "

لوگوں نے بھی کہا :

" تو ہمارا سردار ہے . ہم موافقت کریں گے اور تیری فرمانبرداری کریں گے ، اگر تیری نظر میں کوئی ہدایت ہمارے لیے مفید ہے تو تو اسکو صاف صاف کہہ دے "

راہب نے کہا کہ :

سچی بات تو یہ ہے کہ جنت کی کنجی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے !

راہب سے یہ سن کر تمام حاضرین نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا - یہودیت کے زنار توڑ دیئے گئے - اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر سب لوگ مشرف با اسلام ہوگئے .

پھر حضرت بایزیدؒ کو مکاشفہ ہوا کہ :

بقیہ: نشیمنوں پہ ....

ہوں ، فوج آ گئی - قوم کا مطالبہ تھا کہ بھٹو استعفیٰ دے فوج نے آتے ہی اسے بمعہ جی حضوریوں کے ہٹا دیا - قوم کا فیصلہ تھا کہ اسمبلیاں توڑ دی جائیں فوج نے فی الفور توڑ دیں - قوم کی رائے تھی کہ صوبوں میں ججوں کو گورنر مقرر کیا جائے ، فوج نے سردست یہ بھی کر دیا - قوم چلا رہی تھی کہ ایف ایس ایف کو فوج کے ماتحت کیا جائے فوج نے ایسا ہی کر دکھایا - قوم کی آواز تھی کہ انتخابات اکتوبر میں ہوں ، فوج نے اس پر بھی لبیک کہا - قوم کا مطالبہ تھا کہ نیا الیکشن کمیشن مقرر کیا جائے ، فوج نے یہ مطالبہ بھی پورا کر دیا .

علاوہ ازیں فوج اس لیے بھی وقار و وقعت کے لائق ہے کہ اس نے برملا اعلان کر دیا ہے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے - یہاں اسلامی نظام نافذ ہو کر رہے گا - قصہ کوتاہ فوج اس وقت قوم کے دل کی آواز بن کر سامنے آئی ہے . اب انتظار ہے کہ خدا اسے اپنے مواعید میں پورا اترنے کی توفیق دے تاکہ وہ حقیقی معنوں میں نہ صرف پاکستان بلکہ عالمِ اسلام کی محبوب ہیرو بن جائے

بقیہ : مولانا غلام اللہ خان

تعجب ہے کہا کہ لاہور سے خورشید حسن (۲۲۲) کا حالیہ بیان ہے کہ اس ملک میں سوشلزم آ کر رہے گا اور کوثر نیازی کا بیان ہے کہ اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ آ کر رہے گا کتنا بڑا فرق ہے انہوں نے والہانہ الفاظ میں کہا کہ اے ۲۲۲ والو تم آپس میں جھگڑتے ہو اور ہمارے نو نو پارٹیوں کے متعلق کہتے ہو کہ یہ آپس میں جھگڑتے ہیں ہمارے نو۹ پارٹیوں کی آواز ایک ہے کہ اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ لائیں گے کسی کا بھی اس کے خلاف کوئی بیان نہیں ہے آخر میں انہوں نے بھی عوام سے وعدہ لیا کہ حضرت مفتی صاحب کے اشارے پر سب کچھ قربان کر دیں گے اور قومی اتحاد کی ہر تحریک میں حمایت کریں گے دلفریب نعرے ، پورے مجمع نے ہاتھ اٹھا کر قومی اتحاد کو اپنی طرف سے تعاون کا یقین دلایا .

نوٹ :- یوں تو سندھ سے ایک فاتح وزیر (ممتاز بھٹو) نے بھی اندرونِ سندھ کا تفصیلی دورہ کیا تھا اور اپنے آپ کو بابئہ نازِ سندھ کہلوانے کی کوشش کی لیکن اس جلسہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے . کہ دوسرے صوبوں کی طرح سندھ کا بھی گاؤں گاؤں اس بھٹو کے خلاف ہے اور پوری پاکستانی قوم کی ایک ہی آواز ہے کہ اسلام آئے گا اور ضرور آئے گا .

اپیل

جمعیۃ علماء اسلام مملکت پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج، نظام ہائے باطل کی تردید، فتنۂ باطلہ کے مقابلے، فرنگی تہذیب کے قلع قمع اور اعلاء "کلمۃ الحق عند سلطان جائر" کے مقدس فریضہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف و منہمک ہے۔

جمعیۃ سے وابستہ و منسلک ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں انتھک جانباز مخلص کارکن وسائل کی کمی کے باوجود شب و روز اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے تگ و تاز کر رہے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات مسلّمہ ہیں تحریک بحالیٔ جمہوریت، تحریک مقدس ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ اس پر شاہد عدل ہیں۔ جمعیۃ اپنا ایک تابناک ماضی رکھتی ہے اور روشن مستقبل کے لیے کوشاں ہے، لیکن نصرت الٰہی کے ساتھ ساتھ وسائل و اسباب کا ہونا بھی ضروری ہے خصوصاً موجودہ دور میں۔ لہٰذا جمعیۃ کی مخلصانہ سرگرمیوں کا مربوط اور سیاسی پلیٹ فارم کو مضبوط بنانے کے لیے جمعیۃ کے بیت المال کو مستحکم بنانا ازحد ضروری ہے۔

التماس

اصحاب ثروت اور اہل خیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ عطیات، صدقات اور خیرات کے ذریعہ بیت المال کی امداد فرمائیں۔ نیز بیت المال کیلئے

زکوٰۃ

کی فراہمی کا ہر جگہ اہتمام کر کے اس اہم فریضہ کی تکمیل کریں۔ اراکین جمعیۃ خصوصاً اس سلسلے میں تگ و دو کریں۔

(مولانا) محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) عبیداللہ انور امیر جمعیت علماء اسلام، پنجاب
(مولانا) محمد ایوب جان بنوری امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد
(مولانا) مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سندھ
(مولانا) عبدالواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان

نوٹ: زکوٰۃ کی رقوم مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور کے نام روانہ کیجئے

"تحریک کے دوران جتنے دھماکے ہوئے میں نے کروائے ہیں"

حافظ خلیل احمد لدھیانوی کا تفتیشی افسر کو جواب

"آپ مفتی محمود کی وساطت سے ولی خان اور ان کے ساتھیوں سے کتنی دفعہ ملے"

"آپ ہر الزام مجھ پر تھوپ سکتے ہیں، لیکن مولانا مفتی محمود کے متعلق کوئی بات نہیں کہلوا سکتے۔"

حاجی خلیل احمد لدھیانوی کو بم کیس میں کن کن حالات و واقعات سے گذرنا پڑا ہے۔

رپورٹنگ: الطاف حسین

جب سابقہ حکومت کے پاؤں ہر قسم ظلم و تشدد روا رکھنے کے باوجود اکھڑنے لگے اور پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں کا جذبہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا تو حکمران ٹولے نے فعال، مستعد اور ذہین کارکنوں کو ایک نئے طریقے سے دبانے کی سعی لاحاصل کی۔ سارے پاکستان میں کارکنوں کو بم کیس میں گرفتار کر کے ظلم و بربریت کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا جنہیں سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اسی قسم کا واقعہ حاجی خلیل لدھیانوی جو اب وحاجی بم کیس کے نام سے مشہور ہیں کے ساتھ بھی پیش آیا۔!

لائل پور شہر میں حاجی خلیل احمد لدھیانوی نے آمریت کے خلاف اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ بات پیپلز پارٹی کے بزرجمہروں کو بہت کھٹکتی تھی۔ اس بنا پر انہوں نے انتظامیہ اور ہائی کمان کے کان بھرنے شروع کر دیئے۔ کہ لائل پور، جھنگ کے دھماکوں میں حاجی صاحب ملوث ہیں۔ بالآخر انتظامیہ حرکت میں آئی۔

۱۷ اپریل بعد نماز مغرب حاجی خلیل کے مکان کو پولیس نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ پولیس کی نفری اتنی زیادہ تھی کہ شہری بھی حیران ہوئے کہ انجانے اسلحہ بارود کے کتنے بڑے ذخیرہ پر چھاپہ پڑا ہے، یا پھر بین الاقوامی شہرت کے مسلح ڈاکوؤں کی گرفتاری کا شائبہ پڑتا تھا، لیکن چند ہی منٹ بعد پتہ چلا کہ ایک عام غیر مسلح آدمی کے گھر پر چھاپہ پڑا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ زنانہ پولیس بھی تمام گھر کی جامہ تلاشی کے لیے ساتھ لائی گئی۔ تلاشی میں نہ اسلحہ ملا نہ ہی بارود یا اس میں استعمال ہونے والا کسی قسم کا مواد!

اس کے بعد حاجی صاحب کو ایک جیپ میں بٹھا کر مختلف تھانوں کا طواف کرایا۔ شاید انہیں اتنے بڑے "خطرناک" آدمی کے لیے مناسب جگہ نہیں مل رہی تھی۔ بالآخر رات ساڑھے بارہ بجے پیپلز کالونی تھانہ پہونچا دیا گیا۔ یہ جگہ لائل پور میں سی آئی اے کی سب سے بڑی تفتیش گاہ ہے۔ حاجی صاحب کے بیٹھنے کے لیے کرسی مانگنے پر سی آئی اے کے انسپکٹر محمد نواز ملک نے اپنے مخصوص لہجے میں کرسی دینے سے انکار کر دیا۔ اور کھانا کھانے کی خواہش پر بھی چند سکے تھما، منگوانے کے لیے سپاہی کے حوالے کیے جس پر حاجی صاحب نے احتجاج کیا اور کھانا گھر سے منگوانے کے لیے کہا۔ سی آئی اے والوں نے ابھی سے اپنی کارروائی ڈالنی شروع کی۔ حاجی صاحب نے درندہ صفت انسانوں پر واضح کر دیا کہ تشدد وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں دل کا مریض ہوں اور ویسے ہی آپ کے پیچھے پڑ جاؤں گا۔ اس بات نے مجھے آخر تک فائدہ دیا۔

سی آئی اے انسپکٹر نے حاجی صاحب سے پوچھا کہ اب تک آپ نے کتنے بم چلائے ہیں اور کس کس جگہ پر؟!

اس کا جواب حاجی صاحب کی زبانی سنیے،

"پاکستان میں اس تحریک کے دوران جتنے دھماکے ہوئے ہیں اور جتنے آئندہ ہوں گے وہ میرا ہی کارنامہ ہو گا۔ آپ یہ چیزیں لکھ لیں۔ اب تو آپ کو کسی قسم کے تشدد کی ضرورت نہیں ہے"

انسپکٹر صاحب نے کہا:

ابھی آپ کی رگ ظرافت سرد نہیں پڑی۔ اور آنکھ کے اشارہ سے سفید کپڑوں میں ملبوس اپنے ماتحتوں کو ذرا ذائقہ بدلنے کے لیے کہا کہ حاجی صاحب نے کہا کہ میرے جسم کو مت چھوئیں کیونکہ اس جسم نے ۲۹ بار خانہ کعبہ کا طواف کیا ہے۔ (حاجی صاحب اب تک ۲۹ بار حج کر چکے ہیں) رات بہت بھیگ چکی تھی۔ ان لوگوں نے باقی معاملہ کل پر چھوڑ دیا۔

۱۸ اپریل کو علی الصبح میری آنکھیں باندھ کر ایک نامعلوم مقام کی طرف روانہ کر دیا گیا۔

وہاں پہونچنے پر معلوم ہوا کہ یہ جگہ آدا گٹ ہے۔
جو کہ لائل پور اور جڑانوالہ روڈ پر برلب سڑک واقع
ہے۔ اس جگہ سی آئی اے والوں نے حکومت
کے "باغیوں" سے راز افشاں کروانے کے لیے
ظلم و تشدد کے جدید ہتھیاروں سے مسلح کیا ہے۔
سب سے پہلے ان لوگوں نے مجھے اپنے مختلف
طریقوں سے تعارف کرایا۔ جس سے بم کیسوں میں
گرفتار لوگوں کو گزرنا پڑتا ہے۔ مثلاً لوہے کی
چھ سات فٹ لمبی تمہ دار چادر دونوں طرف سے
اوپر درخت کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ اس کے
نیچے آگ جلائی جاتی ہے۔ اس پر ملزم کو ننگا لٹا
دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک درخت جو اندر
سے بالکل کھوکھلا ہے۔ نیچے سے آدمی کو اندر
پہونچا دیا جاتا ہے۔ اور پھر سانس لینے کے لیے
کھڑے ہونے پر منہ کے قریب سوراخ ہے،
تاکہ ہوا آتی رہے اور پھر عجیب و غریب طریقے سے
تشدد کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بہت سے
طریقے اپنائے جاتے ہیں۔!!

میں نے جب یہ تمام طریقے دیکھے تو میں نے
انسپکٹر ملک سے کہا کہ عجیب لوگ ہیں کہ اتنے تشدد
کے باوجود بھی جرم تسلیم نہیں کرتے۔ انسپکٹر کے
چہرے پر شرارت آمیز مسکراہٹ پھیل گئی۔ تین
چار گھنٹے کے بعد انہوں نے اپنا کام دوبارہ شروع
کر دیا:

"آپ کا مفتی محمود سے کیا تعلق ہے؟

حاجی صاحب نے جواب دیا:

"وہ میرے مذہبی پیشوا ہیں۔"

انسپکٹر نے کہا کہ:

"یہ کیوں نہیں کہتے کہ وہ آپ کے
سیاسی پیشوا ہیں۔ سنا ہے کہ آپ
"مفتی محمود" کو حج کرواتے ہیں۔"

حاجی صاحب نے کہا کہ:

"یہ آپ نے عجیب سوال کیا ہے۔ مفتی محمود
کو میری کیا ضرورت ہے وہ پاکستان
کے M.N.A ہیں۔ دراصل میرا کام
ہی لوگوں کو حج کروانا ہے۔ میں سعودی
عرب کے ایک معلم کا پاکستان میں
بھی نمائندہ ہوں اور مفتی صاحب بھی
تقریباً ہر سال حج کے لیے جاتے ہیں
ان سے میری وہاں ملاقات ہو جاتی ہے اور
حضرت مفتی صاحب ہم پر شفقت
فرماتے ہیں، لیکن مجھ ناچیز کی وجہ سے
وہ حج پہ نہیں جاتے۔

پھر وہ مختلف طریقوں سے باتیں کرتے
رہے، تاکہ کوئی ایسی بات ہاتھ آجائے، لیکن میں
ہر بات کا سیدھا سادہ جواب دے دیتا۔
جب کوئی بات نہ بنی تو انسپکٹر سی آئی اے
نے اپنے حواریوں سے کہا کہ بیس پچیس چوہے
لے آئیں اور ان کی شلوار میں داخل کر کے پائنچیں
باندھ دیں۔ خیر یہ ان کا آخری حربہ تھا۔ اور سارا
دن پوچھ گچھ ہوتی رہی اور رات پھر تھانہ سول لائنز
لائل پور میں لاکر بند کر دیا گیا۔

۱۹ اپریل کو اعزاز البشیر مجسٹریٹ کے
روبرو پیش کر کے ۵ روزہ ریمانڈ حاصل کر لیا۔
اور سی آئی اے پیپلز کالونی کے حوالے کر دیا۔
اس جگہ مجھے ذہنی اذیت پہونچائی گئی۔ ہر روز
کسی نئے دھماکے کی خبر سنانے اور میرے ساتھیوں
کا ملوث ہونا ظاہر کرتے۔ میں ہر بار یہی کہتا کہ
انہیں میرے سامنے لائیں، تاکہ میں بھی اپنے
ساتھی دیکھوں اور بات کر سکوں۔ میں نے
تنگ آکر انہیں کہا کہ آخر آپ چاہتے کیا ہیں
میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ آپ تمام دھماکے
میرے کھاتہ میں ڈال دیں تاکہ آپ کی ترقی ہو
جائے۔ باقی معاملہ تو عدالت ہی میں صاف
ہوگا۔

پانچ چھ روز بعد پھر انہوں نے اپنا وہی مخصوص
عمل دہرایا اور آنکھیں باندھ کر دوسری جگہ پہنچا
دیا اور یہ جگہ رسوائے زمانہ شاہی قلعہ لاہور تھا۔
یہاں پہونچتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے
یہاں گوجرانوالہ کے پانچ نوجوانوں پر ظلم و تشدد
کے پہاڑ ڈھائے گئے۔ ان میں سے ایک نوجوان
جمعیۃ علماء اسلام کے حافظ شفیق الرحمن تھے۔
آخر کار میرا نمبر بھی آگیا۔ سی۔ آئی۔ اے انسپکٹر
مہر نواز ملک تو میری فائل لے کر ساتھ آئے ہی تھے
یہاں پر سی آئی اے انسپکٹر شاہ (نام یاد نہیں رہا)
شروع ہی سے فاشسٹ ہتھکنڈے استعمال کرنے
شروع کر دیے۔ ترش اور کھردرا لہجہ شرافت
و اخلاق کا دور دور تک ان میں شائبہ نہ ہوتا تھا۔
اس نے فائل دیکھتے ہوئے کہا:

"تم مفتی محمود کی وساطت سے ولی خان
سے کتنی دفعہ ملے؟"

حاجی صاحب نے کہا:

"میں نے ان کی تقریر تو سنی ہے، کبھی
ملا نہیں۔"

مزید کرخت لہجے میں:

سچ سچ بتائیں تم ولی خان کے
تخریب کاروں سے کب اور کہاں
ملے۔؟

میرا تخریب کاروں سے کیا تعلق ہے اور
میں نے تو ایک دفعہ بھی پشاور نہیں دیکھا۔

سنا ہے کہ تمہاری اصغر خان سے
ملاقات ہوتی رہتی ہے۔

میں نے نفی میں جواب دیا۔

پھر دھماکے اور اس سلسلہ میں مواد کے
متعلق پوچھ گچھ کی۔ میں نے آخر کار کہا کہ:

"آپ مجھ سے ہر بات کہلوا سکتے ہیں
لیکن کسی طرح بھی حضرت مفتی محمود صاحب
کو کسی سازش میں ملوث ہونے کے
سلسلے میں کوئی بات نہیں کہلوا سکتے

اس پر انسپکٹر شاہ آگ بگولہ ہو گیا اور
اپنے جلادوں کو حکم دیا کہ۔ حکم پاتے ہی سفید
کپڑوں میں ملبوس انسان نما درندے مجھ پر پل
پڑے بلیڈ سے میرا ناخن اتارنے گئے اور کچھ
موچنے سے کھینچے گئے۔ اس کے بعد میں بے ہوش
ہو گیا۔ تین دن وہیں رکھا گیا۔ ۲۷ اپریل کو
ڈسٹرکٹ جیل لائل پور پہونچا دیا اور بالآخر ۳۰
اپریل کو میری ضمانت ہو گئی۔

اس طرح حاجی خلیل صاحب اور سی آئی۔ اے
کے درمیان پہلا راؤنڈ مکمل ہوا۔

دوسرا راؤنڈ ۲۵ مئی سے جون کے وسط تک
جاری رہا یہ۔ تمام عرصہ سنٹرل جیل لائل پور مولانا عابد
نعیم، مولانا عزیز الرحمن انوری، ڈاکٹر محمد حنیف حارث
جناب حمزہ اور دیگر قائدین پاکستان قومی اتحاد کے
ساتھ گذرا۔ اس دوران جیل کی اندر کی دنیا دیکھنے کا موقع ملا

رپورٹ:
قاضی عبد الشکور

جمعیۃ علماء آزاد کشمیر نے انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا۔

رمضان المبارک کے بعد راولپنڈی میں آل جموں وکشمیر جہاد کانفرنس منعقد ہوگی

علماء کشمیر کا فیصلہ معقول اور قابل تحسین ہے۔ زاہد الراشدی

جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر کے زیر اہتمام علماء آزاد جموں وکشمیر کا دوروزہ کنونشن ۱۷ - ۱۸ جولائی [illegible] کو آزاد کشمیر کے صحت افزا مقام راولا کوٹ کی مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ مسلسل بارشوں کے باعث ٹریفک میں رکاوٹوں کے باوجود آزاد کشمیر اور پاکستان کے مختلف علاقوں سے تین صد کے قریب مندوبین نے شرکت کی۔

کنونشن کی کل تین نشستیں ہوئیں۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت جمعیۃ کے نائب امیر اول مولانا محمد الیاس نے اور باقی اجلاسوں کی صدارت امیر جمعیۃ مولانا محمد یوسف خان ایم ایل اے نے کی۔ کنونشن میں طویل غور وخوض اور بحث وتمحیص کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر آئندہ عملی سیاست میں بھرپور حصہ لے گی اور اس مقصد کے لیے مندرجہ ذیل پارلیمانی بورڈ اور منشور کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔

پارلیمانی بورڈ

چیئرمین: مولانا مفتی عبد المتین آف تھب۔
سیکرٹری: ضیاء الرحمن چوہدری۔ گوجرانوالہ
ارکان: مولانا فضل کریم مظفر آباد، مولانا عبد الشکور میرپور، مولانا عبد الرشید لاہور

منشور کمیٹی:

چیئرمین: مولانا محمد الیاس چناری
ارکان: مولانا محمد طیب تھب

مولانا اختر کاشمیری لاہور۔

مرکزی عہدہ دار:

کنونشن میں آئندہ سہ سالہ مدت کے لیے جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر کے مرکزی عہدہ داروں کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا:

امیر: مولانا محمد یوسف خان
ممبر آزاد کشمیر اسمبلی پلندری۔
نائب امیر: مولانا محمد الیاس چناری
〃 مولانا محمد ابراہیم میرپور
〃 مولانا عبد العزیز ہاشمی کوٹلی
〃 مولانا محمد یونس ہجیرہ
ناظم اعلیٰ: مولانا امیر الزمان خان نعمانی پور
ناظم: مولانا محمد اشرف منگ۔
قاری محمد نذیر فاروقی جگلڑی
مولانا علی اکبر قیصر مظفر آباد
قاری محمد عمران کراچی
ناظم نشر واشاعت: مولانا اختر کاشمیری لاہور
خازن: مولانا محمد یاسین منگ۔

جہاد کانفرنس

کنونشن میں فیصلہ کیا گیا کہ آزادیٔ کشمیر کی جدوجہد کے سلسلہ میں جمود کو ختم کرنے کے لیے رمضان المبارک کے بعد راولپنڈی میں آل جموں وکشمیر جہاد کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں سیاسی رہنماؤں کے علاوہ علماء وکلاء طلبہ اور دیگر طبقات کے رہنماؤں کو دعوت دی جائے گی اور کانفرنس میں تحریک آزادیٔ کشمیر کو مؤثر طور پر آگے بڑھانے کے لیے لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

کنونشن کے انتظامات کے لیے جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا امیر الزمان خان کی سربراہی میں انتظامی کمیٹی قائم کی گئی جس میں مولانا محمد طیب کاشمیری اور ضیاء الرحمن چوہدری بھی شامل ہیں جب کہ باقی ارکان کا اعلان مولانا امیر الزمان خان بعد میں کریں گے۔

تنظیم نو

کنونشن میں جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کی تنظیم نو کا فیصلہ کرتے ہوئے مولانا مفتی عبد المتین، قاری محمد نذیر فاروقی، اور صوبیدار محمد شفیع مظفر آبادی پر مشتمل تنظیمی کمیٹی قائم کی گئی۔

دستوری ترامیم

کنونشن میں جمعیۃ علماء آزاد جموں وکشمیر کے دستور میں متعدد ترامیم کی گئیں جن میں سے ایک ترمیم کے تحت جمعیۃ کے ارکان پر دوسری کسی بھی سیاسی جماعت کی رکنیت اختیار نہ کرنے کی پابندی لگا دی گئی ہے۔ جبکہ دوسری ایک ترمیم کے تحت جمعیۃ کے [illegible] آزاد کشمیر کے علاوہ گلگت،

بلتستان اور پاکستان میں مقیم کشمیری باشندوں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔

مارشل لا حکام سے ملاقات

کنونشن میں طے کیا گیا کہ جمعیۃ کا ایک وفد مولانا محمد یوسف خان ایم ایل اے کی قیادت میں چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر پاکستان جناب محمد ضیاء الحق سے ملاقات کر کے انہیں آزاد کشمیر کے سیاسی مسائل کے بارے میں جمعیۃ کے مؤقف سے آگاہ کرے گا۔

مقررین

کنونشن کی مختلف نشستوں سے مولانا محمد یوسف خان، مولانا عبد العزیز تھوراڑوی، مولانا مفتی عبد المتین، مولانا محمد الیاس، مولانا امیر الزمان خان، مولانا محمد طیب، مولانا عبد الحفیظ انور، مولانا علی اکبر قیصر، مولانا عبد الخالق، قاری محمد نذیر فاروقی، ضیاء الرحمن چوہدری، مولانا قاضی عبد الرؤف اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ جب کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی نے خصوصی دعوت پر کنونشن میں بطور مبصر شرکت کی اور خطاب کیا۔

جلوس

کنونشن کے اختتام پر شرکاء کنونشن نے راولاکوٹ کے مین بازار میں امیر جمعیۃ مولانا محمد یوسف خان کی زیر قیادت جلوس نکالا جس میں شہریوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جلوس کے شرکاء نے تحریک آزادیٔ کشمیر، نظام شریعت کے نفاذ اور جمہوری اقدار کی بحالی کے حق میں پرجوش نعرے لگائے۔

جلسہ عام

جلوس کے بعد راولاکوٹ کے میونسپل اسٹیڈیم میں مقامی جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک بہت بڑا جلسہ عام مولانا محمد یوسف خان کی زیر صدارت منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا امیر الزمان خان نے علماء کنونشن کے فیصلوں کا اعلان کیا۔

مولانا محمد یوسف خان نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر گزشتہ ۳۱ سال سے میدان عمل میں سرگرم ہے اور علماء نے ڈوگرہ سامراج کے خلاف مسلح جنگ میں نمایاں حصہ لیا ہے، لیکن گزشتہ تیس برس سے ہم نے اپنی سرگرمیاں تبلیغی و تعلیمی دائرہ میں محدود کر رکھی تھیں اور آزاد کشمیر میں تعلیمی اداروں میں علماء کا تقرر، محکمہ قضا و افتاء کا قیام اور دیگر دینی اقدامات جمعیۃ ہی کی جدوجہد کا نتیجہ ہیں۔ سیاسیات میں ہمیشہ ہم دوسری سیاسی جماعتوں سے تعاون کرتے رہے۔ مگر اب ہم نے محسوس کیا ہے کہ آزادیٔ کشمیر کی جدوجہد اور اسلامی قوانین کے نفاذ کو مؤثر بنانے کے لیے علماء کا براہ راست سیاسیات میں حصہ لینا ضروری ہے، کیونکہ تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ قانون ساز اسمبلی میں علماء کی مؤثر نمائندگی کے بغیر اسلامی قوانین کو صحیح طور پر مرتب و مدون نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے ہم نے سیاسیات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

آپ نے کہا کہ:

ہمارا یہ فیصلہ کسی کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ ہم ہر اس جماعت سے تعاون و اشتراک کے لیے تیار ہیں جو آزادیٔ کشمیر، نظام شریعت اور جمہوری اقدار پر یقین رکھتی ہے اور اس سلسلے میں مؤثر کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں۔

مولانا عبد العزیز تھوراڑوی نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے علماء کی راہنمائی ضروری ہے۔ کیونکہ جو شخص قرآن و سنت کو صحیح طور پر نہیں سمجھتا وہ نظام اسلامی نافذ نہیں کر سکتا۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے علماء کا ساتھ دیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے علماء کشمیر کو سیاسیات میں حصہ لینے کے فیصلے پر مبارک باد دی اور کہا کہ یہ ایک فطری، معقول اور قابل تحسین فیصلہ ہے۔

آپ نے کہا کہ پاکستان کی طرح آزاد کشمیر کی ان جماعتوں کو بھی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا چاہیے جو آزادی، اسلام اور جمہوریت پر یقین رکھتی ہیں۔ کیونکہ وہ متحد ہو کر ہی سازش اور دھاندلی کی سیاست کو شکست دے سکتی ہیں۔

آپ نے کہا آزاد کشمیر میں مسلم کانفرنس، جمعیۃ علماء آزاد کشمیر اور جماعت اسلامی سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آزادیٔ کشمیر اور نفاذ شریعت کا جذبہ رکھنے والے تمام کشمیری مسلمانوں کو ایک پرچم تلے جمع کرنے کی سعی کریں اور مل جل کر اس جدوجہد کو آگے بڑھائیں۔

جلسہ عام سے مولانا محمد الیاس، مولانا محمد طیب، مولانا محمد اشرف خان اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ علماء کنونشن میں منظور کردہ مندرجہ ذیل قرار دادوں کی جلسہ عام میں توثیق کی گئی۔

۱۔ علماء کشمیر کا یہ نمائندہ کنونشن آزاد کشمیر کی سیاسی و دینی صورت حال پر طویل غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ آزادیٔ کشمیر کا مقدس مشن کچھ عرصہ سے آزاد کشمیر کے سیاسی گروہوں کی باہمی محاذ آرائی اور اقتدار کے لیے مسلسل رسہ کشی کے باعث پس منظر میں چلا گیا ہے جبکہ آزادیٔ کشمیر کا جدوجہد شرعی و قومی نقطہ نظر سے کشمیری باشندوں کا سب سے مقدم فرض ہے۔

نیز یہ کنونشن اس بات کو بھی شدت کے ساتھ محسوس کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں اسلامی قوانین کا مؤثر نفاذ آزاد کشمیر اسمبلی میں علماء کی معقول نمائندگی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے یہ کنونشن پوری ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر مندرجہ بالا دو دینی و قومی مقاصد کے لیے عملی سیاست میں بھرپور حصہ لے گی۔ اور علماء کشمیر ان دو مقدس مقاصد کے حصول کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

کنونشن آزاد کشمیر، گلگت، بلتستان، اور پاکستان میں بسنے والے کشمیری باشندوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس عظیم مشن کی تکمیل کے لیے جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر سے بھرپور تعاون کریں۔

۲۔ یہ کنونشن پاکستان میں بحالیٔ جمہوریت اور نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی تحریک میں قربانیاں پیش کرنے والے غیور عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور پاکستان قومی اتحاد کے تمام قائدین و کارکنوں کو

باقی صفحہ ۱۶ پر

شب برات

عبد الصمد صارم الازہری

ہم لوگوں کی مائیں چونکہ ہندو تھیں لہٰذا انہوں نے باوجود داخل اسلام ہونے اور مسلمانوں کے زیر نکاح ہونے کے اپنے آبائی رسومات کو نہیں چھوڑا مسلمانوں کے کسی نہ کسی مقدس دن یا، انہوں نے ہندووانی تہوار کی روح پھونک دی، اس طرح شب برات میں دیوالی کا جشن قائم کر دیا، عوام ہر دلچسپ چیز کی طرف لپکتے ہیں لہٰذا آگ کی طرح ہندوستان کے مسلمانوں میں شب برات کی آتش افروزی پھیل گئی، پھر لوگ اسے ایک اسلامی چیز سمجھنے لگے اور خوب خوب پیسہ نذر آتش کرنے لگے۔

حسب حیثیت ہر شخص نے اسے کار خیر سمجھ کر حصّہ لیا کسی نے دس کسی نے سو اور کسی نے ہزار ایک رات میں آتش بازی کی نذر کر دیئے چنانچہ ایک دفعہ بمبئی کے سیٹھ نے ساٹھ ہزار روپیہ آتش بازی کی نذر کیا تھا اور ہر سال ہندوستان میں آتش بازی خرچ کروڑوں تک پہنچ گیا تھا۔ پھر اسی پر بس نہیں کی گئی معراج شریف کو بھی اس بدعت سے ملوث کر دیا گیا اور اب عید میلاد النبی پر بھی ایسا ہی کچھ ہونے لگا ہے۔

اسلام میں کبھی بھی کسی دور میں دیئے جلانے کا رواج نہ تھا جب ایرانی داخل اسلام ہوئے تو انہوں نے عید مہرجان وغیرہ کی یاد کو تازہ رکھا اور چراغاں وغیرہ کو اسی طرح باقی رکھا پھر شب برات میں بھی وہ ایسا ہی کرنے لگے اور اس طرح ایرانیوں کے ذریعہ عراق عرب و عراق عجم میں بھی اس کا رواج ہوگیا اور یہ وبا ایران سے بھی ہندوستان میں پہنچی۔

اسلام کے جتنے بھی تہوار ہیں سب کے سب نہایت سنجیدہ، متین اور عبادت و قربانی والے ہیں، اسلام کے کسی بھی تہوار میں خرافات نہیں ہیں۔ ان مقدس تہواروں میں جتنی بھی خرافات ہیں سب کی سب دوسرے مذاہب سے آئی ہیں، یہی حال تیجے، چہلم اور برسی وغیرہ کا ہے کہ ہماری ہندو مائیں جب سابق میت کے رسوم ادا کرتی رہیں اور شادی کی تو ساری رسمیں ہندوانی ہیں۔ انہوں نے گن گن کر ایک ایک رسم داخل شادی کی اور شادی کا وہی نہج رکھا جو ہندوؤں کے یہاں تھا

مسلمان بھائیوں کو خرافات میں پیسہ ضائع نہ کرنا چاہیے۔ یہ رات عبادت کی ہے، عبادت کرنی چاہیے، عبادت تو ختم ہو گئی حلوہ رہ گیا رات بھر عبادت کرنے والے بزرگ ذرا سا حلوہ پکوا لیا کرتے تھے تاکہ پیٹ میں بوجھ بھی نہ ہو اور طاقت بھی بحال رہے۔ یہ ہے حلوے کی اصلیت، دیکھیئے بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی گھر گھر حلوا تقسیم کیا جاتا ہے، طرح طرح کے حلوے بنائے جاتے ہیں، رات کو آتش بازی چھوٹتی ہے اور صبح تک سوتے سوتے نماز فجر تک چھوٹ جاتی ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔

کیسے کیسے مقدس تہواروں کو لوگوں نے کیسا بگاڑ کر رکھ دیا ہے الامان الحفیظ۔

آخر یہ ہندووانی رسومات کب تک داخل اسلام رہیں گی۔ پاکستان کو ان خرافات سے پاک کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارا ملک صحیح اسلام کا نمونہ بن سکے۔

قرآن و حدیث میں اسراف کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے، انہیں شیطان کا بھائی تک بنایا گیا ہے، اس سے زیادہ اور کیا لعنت ہو سکتی ہے۔ یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ ان رسومات میں فضول پیسہ پھونکا جاتا ہے اگر ہم صرف اسی نکتے پر غور کریں تو یہی بات ان چیزوں کے بدعت ہونے کی کافی وافی دلیل ہے۔

کم از کم اتنا تو ضرور ہونا چاہیے کہ اگر حلوا بنانا ہی ہے تو یہ حلوا غریبوں محتاجوں کو دیا جائے اس میں ددھیالی وغیرہ کا کوئی حق نہیں ہے یہ کوئی دنیوی رسم تو نہیں ہے اپنی حیثیت سی رکھتی ہے اس میں عزیز و اقارب کا حصہ لگانا کیسا، یہ تو غریبوں کا حق ہے جو امیروں کو دیا جاتا ہے۔ اگر غریبوں کو دیا جائے تو کچھ ثواب بھی ہو۔

رہا آتش بازی اور چراغاں کا معاملہ سو یہ کھلا اسراف ہے، ان دونوں باتوں پر تو ضرور قدغن چاہیئے۔ ایک دم سے ساری رسومات نہیں چھوڑ سکتے تو کچھ بد عقیدوں کو تو ضرور ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور اہل محلہ اور عزیزوں کے لیے نمونہ بن کر سامنے آنا چاہیئے تاکہ دوسروں کو بھی رغبت ہو، اگر امیر لوگ اس کی ابتدا کریں تو غریب آدمی خود بخود باز رہنے لگیں گے۔ جو کوئی نیک کام کی ابتدا کرتا ہے پھر جو بھی اس کی اقتداء کرتا ہے۔ ابتدا کرنے والے کو ان کی نیکی سے حصہ ملتا ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایسے نیک اعمال کو رواج دینا بھی صدقۂ جاریہ کی طرح ہے۔

اسلامی تعلیم اور اسکی اہمیت

تحریر
محمد ولی کشمیری

تعلیم کو جس قدر اہمیت اسلام نے دی ہے اس کی نظیر دنیا کے کسی بھی مذہب میں نہیں ملتی تاریخ عالم کے اوراق کو پلٹ کر دیکھئے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ علم و فن کے میدان میں مسلمان ہی سب سے اعلیٰ شہسوار تھے آج مغرب اپنے علوم و فنون پر جس قدر بھی فخر کرے بجا لیکن کیا وہ اس روشن حقیقت سے کبھی بھی انکار کر سکے گا کہ یہ علوم و فنون مسلمانوں ہی کے عطا کردہ ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

مغرب کا دامن تو اس قدر تنگ ہے کہ آج تک وہ اپنا ہندسہ بھی ایجاد نہ کر سکا۔ اور آج کل جو ہندسہ ہے (۲-۱) وغیرہ زبان انگریزی میں رائج ہیں وہ اندلس کے مسلمانوں سے حاصل کردہ ہندسے ہیں۔

ساتھ ہی اسلام نے اپنے طریقۂ تعلیم پر بھی بہت زور دیا ہے اور اسلامی نظام تعلیم کی کس قدر اہمیت ہے۔ اس کا اندازہ کرنے کے لیے آیئے آپ اور ہم ذرا ماضی قریب پر ایک نظر ڈالیں بخارا اور سمرقند کے خونچکاں واقعات کسے نہیں معلوم جب لادینی عنصر نے ترکستان پر قبضہ کیا تو قرآن و حدیث کی اشاعت و ترویج پر ہر طرح کی پابندی عائد کر دی اور تمام مساجد و مدارس کو شراب خانوں، رقص گاہوں اور لہو لعب کے اڈوں میں تبدیل کر دیا اور حکم جاری کر دیا کہ جو شخص بھی قرآن مجید پڑھیگا۔ یا پڑھائے گا اس سے تمام مراعات چھین لیں جائیں گی مراعات کیا تھیں؟

ان ظالموں کے نزدیک تو مراعات زندگی کی پیوند لگی ہوئی روٹی کے ٹکڑے کا دوسرا نام تھا یعنی ایسے لوگوں کو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑیگا اور پھر انہوں نے وہاں اپنا طریقۂ تعلیم رائج کر دیا

اس مرحلے پر علما امت نے احیاء قرآن و حدیث کے لیے جس قدر محنت کی اور مصائب برداشت کیے انہیں بیان کرنے اور سننے کیلئے پتھروں کے قلوب چاہئیں۔

لادینی عنصر نے آخر اسلامی تعلیمات کے خلاف اس قدر معاندانہ رویہ کیوں اختیار کیا؟ انہیں معلوم تھا کہ اگر اس قوم میں قرآن و حدیث کی تعلیم جاری رہی تو انہیں اپنے افکار کا تابع بنانا ممکن نہیں۔ چنانچہ انہوں نے علوم دینیہ کی اشاعت و ترویج پر ہر طرح کی پابندی عائد کر دی یہاں تک کہ اگر کسی شخص سے متعلق یہ پتہ چل جاتا کہ فلاں قرآن مجید، یا حدیث شریف پڑھتا یا پڑھاتا ہے تو اسے گندے کنویں میں ڈال دیا جاتا اور برائے نام خوراک دی جاتی یہانتک کہ بیچارا بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ دم توڑ دیتا۔

پھر بھی مسلمانوں نے احیاء دینی کے لیے تمام مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کیے لیکن اسے خندۂ علمیہ سے منہ نہ موڑا آخر انہیں کیا ضرورت تھی کہ اس قدر تکالیف برداشت کریں؟ وہ خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ اگر لادین طاقتیں ہمارے اس خطۂ زمین پر اپنا نظام تعلیم رائج کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو پھر اس علاقہ میں جہاں آج مسلمانوں کی آبادی ہے چند سالوں کے بعد اللہ وحدہ لاشریک کے نام لیوا مشکل نظر آئیں گے۔ اور عام لوگ ان لوگوں کے پر فریب وعدوں کے جال میں پھنسکر اپنی آخرت برباد کر لیں گے۔

چنانچہ مسلمانوں نے خصوصاً علماء حضرات نے ہر دور میں کافرانہ نظام تعلیم کی بھرپور مخالفت کی اور دوسرے لوگوں نے بھی ہر طرح ان کا ساتھ دیا لیکن بے انتہا ظلم و بربریت کے سامنے ان کی کمر ہمت ٹوٹ گئی لیکن آفرین ان مجاہدوں پر جنہوں نے ہر طرح کی مصیبتیں صبر و شکر کے ساتھ برداشت کیں کبھی اپنے ضمیر اور ایمان کا سودا نہ کیا اور انجام کار اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

ع خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

قوم اپنے مقاصد سے محروم ہونے کے بعد رفتہ رفتہ قوت و عمل و فکر سے بھی محروم ہوتی چلی گئی اور آج ان بزرگوں کے اندیشے حقیقت کا جامہ پہنتے جا رہے ہیں۔

ہمارے یہاں کے حالات بھی یہی ہیں کھلم کھلا علوم دینیہ کی مخالفت کی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ اپنے نونہالوں کو دینی تعلیم کے زیور سے مرصع و مزین کریں۔ اور کم از کم اس حد تک تو دینی تعلیم اپنے تعلیمی اداروں میں لازمی قرار دے دیں کہ کوئی مسلمان یہودیوں، عیسائیوں مشرکوں اور غیر مسلموں کے فریب میں آکر اپنے عقائد سے منحرف نہ ہو جاتے

بقیہ: علماء کشمیر کا کنونشن

بھٹو حکومت کے خاتمہ پر

ہدیۂ تبریک

عرض کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان میں نظام شریعت کے نفاذ کی جد و جہد بہت جلد اپنے آخری مراحل طے کر لے گی اور ہمارے پاکستانی بھائی اپنی منزل سے انشاء اللہ تعالیٰ ہمکنار ہو کر رہیں گے۔!

۴۔ یہ کنونشن پاکستان کی مسلح افواج بالخصوص جنرل محمد ضیاء الحق کو اس تاریخی اقدام پر

خراج تحسین

پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ انہوں نے پاکستان کو خوفناک خانہ جنگی سے بچا لیا ہے۔ اور مسلح افواج کی نگرانی میں انتخابات کا اعلان کر کے عوام کی صحیح طور پر منتخب کردہ حکومت کے قیام کی راہ ہموار کر دی ہے۔ کنونشن دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے مارشل لاء حکام کو بہت جلد اپنے اعلانات کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

محمد نعیم اللہ نعیم ملتانی

اسلام اور نظامِ معیشت کے بنیادی اصول

اللہ رب العزت نے انسان کو باقی تمام مخلوق سے اشرف قرار دیا ہے اور اس کی وجہ عقل رکھی۔ انسان کو عقل، دماغ، سوچنے کی قوت اور اچھے برے کی پہچان عطا فرمائی اس فکری قوت کا لازمی اثر ہوا کہ انسان منظم ہو گیا وہ پہلے قبیلے، بستی کی صورت میں اور قوم اور ملک کی صورت میں رہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یکساں طور پر پیدا نہیں فرمایا بلکہ کسی کو امیر اور کسی کو غریب، کسی کو کالا کسی کو گورا پیدا فرمایا۔ لیکن بلا تخصیص مومن کافر اللہ رب العزت نے پیدائشِ آدم کے وقت ہی اعلان فرما دیا۔

بلاشبہ تمہارا یہ حق ہے کہ تم یہاں نہ بھوکے رہو نہ ننگے رہو اور یہ کہ نہ تم پیاسے رہو اور نہ دھوپ کی تپش اٹھاؤ۔

یعنی روٹی کپڑا، پانی اور مکان کو اللہ تعالیٰ نے بنیادی حق قرار دیا اور اس کا ذمہ دار امیرِ وقت کو قرار دیا کہ وہ ضرور یہ تین بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے نمونہ ہے اور آپ نے اسلام کے معاشی نظام کی بنیاد اس نظریے پر قائم کی کہ مال و دولت خواہ کسی شکل میں ہو اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے انسان کو اس میں تصرف کرنے کا حق صرف اللہ کی طرف سے ملتا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

اور انہیں اللہ کے اس مال سے دو جو اس نے تم کو عطا کیا ہے۔

اسلام کے معاشی نظام میں مال دولت کی گردش ملتی ہے کیونکہ فرمایا۔

"ایسا نہ ہو کہ یہ دولت صرف تمہارے دولت مندوں کے درمیان گردش کرتی رہے"

اس مقصد کے لیے اسلام نے زکوٰۃ کا نظام قائم کیا اور ہر صاحبِ نصاب پر پابندی لگائی کہ وہ مال کا چالیسواں حصہ ہر سال اللہ کی رضا کے لیے مستحقین میں تقسیم کرے۔ اس طرح دولت صرف کمانے والوں کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ان کا بھی حق ہے جو کسی وجہ سے دولت سے محروم ہیں۔

دولت چند ہاتھوں میں گھر کر نہ رہ جائے، اس سلسلے میں رسول اللہؐ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ پیدائشِ دولت کے اولین وسائل اور ذخائر کو عوام کے لیے کھول دیا کہ وہ کسی کی ملکیت میں نہ رہیں مثلاً جنگل، غیر مملوکہ بنجر زمین، پانی، معدنیات، دریا، سمندر وغیرہ ہر شخص مفت ان سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور رفاہِ عام کے مندرجہ بالا ذخائر کے علاوہ دیگر وسائلِ دولت سے انسان اپنی محنت اور جدوجہد سے فائدہ اٹھا کر ان کا نفع اپنے لئے مخصوص کر سکتا ہے۔

اسلام انسان کی اپنی نجی ملکیت سے انکار نہیں کرتا بلکہ ہر شخص کو اجازت ہے کہ جائز طریقوں سے ملکیت بنائے اور اس سے فائدہ اٹھائے کیوں کہ اس سے ملک و قوم کو ترقی حاصل ہوتی ہے جب کہ اگر ساری ملکیت صرف سرکاری ہو تو محنت کم ہو جاتی ہے کہ معاوضہ تو وہی ملے گا یا تھوڑا زیادہ۔ مگر نجی ملکیت کی صورت میں انسان زیادہ کام کرتا ہے کہ نقصان سے بچ کر فائدہ حاصل کیا جائے۔ اور جب مصنوعات بڑھیں گی تو قوم و ملک ترقی کریں گے اور اسلام ان پر بھی کچھ پابندیاں لگاتا ہے کہ:

"اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت بخشی سو جن کو زیادہ روزی دی گئی ہے وہ اپنی روزی میں سے زیر دستوں کو لوٹا دیں" (النحل)

پھر انسان کو دولت کی بے راہروی سے بچنے کے لیے لگام دی اور فرمایا۔

۱۔ اللہ خیرات و صدقات کو بڑھاتا ہے (البقرہ)

۲۔ کھاؤ اور پیو مگر اعتدال سے تجاوز نہ کرو (الانعام)

۳۔ فضول خرچی سے باز رہو بے شک حد سے تجاوز کرنے والے شیطان کے ہم پلہ ہیں۔ (بنی اسرائیل)

دولت حاصل کرنے اور خرچ کرنے کا معاشی نظام سے اہم تعلق ہے اس لیئے جہاں دولت حاصل کرنے اور جمع کرنے کے بارے میں ہدایات دی گئیں، اسی طرح دولت حاصل کرنے پر بھی ہدایات اور پابندیاں لگائی گئیں۔ کہ فرمایا۔ (۱) عدل و انصاف سے کام لو (۲) ناپ تول پورا دو (ہود) (۳) ان لوگوں کے لیے سخت خرابی ہے کہ جب ماپ تول کر لیں تو پورا پورا بھر لیں اور جب ماپ تول کر دیں تو گھٹا دیں۔ (۴) مال میں ملاوٹ نہ کرو (النساء) (۵) امانت میں خیانت نہ کریں (۶) یتیموں کا مال نہ کھائیں (النساء) (۷) لوگوں کا مال کھا جانے کے لیے (حق تلفی کے لیے) رشوت نہ دیں۔ (۸) لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے قسمیں نہ کھائیں (النحل) (۹) حلال مال کو حرام نہ بنائیں

(۱۰) کسی پر زیادتی نہ کریں (بقرہ) ان ظالموں کا ساتھ نہ دیں (ہود)

احادیث پاک میں بھی ان پر کچھ پابندی لگائی کہ مسند امام احمد میں منقول ہے

۱۔ جس شخص نے چیزیں مہنگی کرنے کے لیے منڈی کے بھاؤ میں خلل اندازی کی اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے روز بڑے بڑے شعلے کی خوراک بنائیں گا۔

۲۔ ذخیرہ اندوز اور رشوت خور دونوں ملعون ہیں اور اللہ کی لعنت سات پشتوں تک ہے۔

پھر اسلام نے صدقہ خیرات، ادھار دینا، یتیم مسکین کی مدد کرنا انسانوں پر ضروری قرار دیا کہ آپس میں ناہمواری پیدا نہ ہو کہ ایک جگہ فرمایا۔

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

یعنی ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال کرتے ہیں اور پھر ہمسائے کے حقوق رکھ کر ان دونوں کو آپس میں مضبوط رشتے سے جکڑ دیا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ادھار دینا صدقہ خیرات سے دس گنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح کسی مسلم کی سفید پوشی بھی قائم رہتی ہے۔ اور وہ ضرورت بھی پوری کر لیتا ہے۔ اس صورت میں سود سے سختی سے منع فرمایا کہ سود ی سے اللہ کے رسول ؐ کی جنگ ہے۔

اگر ہم ان اصولوں کو عملی زندگی میں اپنائیں اور خوف خدا کو دل میں جگہ دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں کسی لادینی نظام کی ضرورت پڑے بلکہ خود ہم دیکھ لیں گے کہ ہر شخص خوشحال ہو گا حتیٰ کہ ملک بھی پر سکون ہو گا۔ اور متقی وہی ہے جو رسول اللہ کے طریقے پر چلے اور خدائی احکام کی تعمیل کرے۔

سیرت طیبہ

حافظ نثار احمد ملتان

راہِ دعوت کی مشکلات

حضرات انبیاء علیہم السلام کی ذاتِ قدسیہ کو جس کارِ عظیم کے لیے منتخب اور جس منصبِ جلیلہ پر فائز کیا جاتا ہے وہ اصلاح عباد ہے۔ یعنی اللہ کے بندوں کو تمام ماسوا اللہ سے چھڑا کر صرف اللہ کے ساتھ جوڑ دینا۔ انبیاء علیہم السلام کی دعوت کی مشکلات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ۔

(۱) وہ جس چیز کی جانب دعوت دیتے ہیں وہ تمام تر عالمِ غیب سے تعلق رکھتی ہے۔ ذاتِ خداوندی اور اس کی صفات ملائکہ، جنت دوزخ، میزان، صراط قیامت، عالم برزخ، ثواب و عذاب غرض یہ کہ تمام چیزیں انسانی نظروں سے پوشیدہ ہیں ساری دنیا کے لوگ خواہ وہ عوام ہوں یا خواص، اپنی تمام تر فہم و دانش، تفکر و تدبر اور جد و جہد سے ان میں سے ایک بات بھی معلوم نہیں کر سکتے گویا جہاں تمام انسانوں کے علوم کی انتہاء ہو کر عجز و نارسائی کی منزل شروع ہوتی ہے وہاں سے حضراتِ انبیاء علیہم السلام کی منزل کی ابتداء ہوتی ہے۔

(۲) حضرت انبیاء علیہم السلام تمام مخلوق کی نفی کر کے محض خالق کے ساتھ اور اشیاء سے کاٹ کر خالقِ اشیاء کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں کہ گرد و پیش پھیلی ہوئی چیزوں میں فی نفسہ کوئی قوت و طاقت اور اثر نہیں ہے۔ ان چیزوں سے ان کا خالق جب اور جس طرح چاہتا ہے کام لیتا ہے۔ وہ چاہے تو آگ کو گلزار بنا دے، سمندر کی موجوں کو ایک قوم کی ہلاکت اور ایک کی نجات کا ذریعہ بنا دے۔ وہ چاہے تو اس بچے کو جس کی خاطر لاکھوں بچے قتل کئے گئے خود اسی قاتل کے گھر میں اور خود اسی کے خرچ پر پرورش کرائے۔ بت ساز بت پرست کے گھر میں موحدِ اعظم پیدا کرے۔ غرض یہ کہ کسی بھی سبب کا پابند نہیں ہے۔ البتہ تمام اسباب اس کے حکم اور اشارہ کے پابند ہیں اس لیے سارے ہی انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا مرکزی نقطہ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ ہے۔ یعنی تمام الٰہوں کی نفی اور ایک اللہ کا اثبات۔

(۳) لیکن یہ بات ذہن نشین کرانا اور اس کو دل کا سب سے بڑا یقین بنا دینا کوئی آسان بات نہیں۔ محسوسات کے غلام آبا و اجداد کی اندھی تقلید میں جکڑے ہوئے قوم، نسل، رنگ و روپ، دنیا کی ایک ایک چیز کو معبود بنائے ہوئے انسان جب اس بات کو سنتے ہیں، اور وہی لوگ جو کل تک امین و صادق کہہ رہے تھے جانی دشمن بن جاتے ہیں۔ عرصہ حیات تنگ کر دیتے ہیں۔ سازشوں، قتل کے منصوبوں ایذا رسانیوں سب و شتم، طعن و تشنیع کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ باپ (آذر) اپنے لختِ جگر حضرت خلیلؑ کو سنگسار کرنے پر تل جاتا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی انتہائی عزت کرنے والی قوم یہ کہتے ہی جانی دشمن اور ان کے مکان پر قاتلانہ حملہ کرنے کا منصوبہ بناتی ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لیے تختہ دار تیار کیا جاتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو آرے سے چیرتے ہیں، اور حضور سرورِ عالم فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے عزیز و اقارب جانی دشمن بن جاتے ہیں۔ ایذا رسانی کی انتہا کر دیتے ہیں حتیٰ کہ آپ کے ساتھیوں کو انگاروں پر گھسیٹتے، گرم ریت پر لٹاتے کوڑوں اور تازیانوں سے مارتے اور عورتوں تک کو شرمناک مظالم سے شہید کرتے ہیں۔ غرضیکہ مشکلات و مصائب کے پہاڑ ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ لیکن اللہ کا پیغمبر استقامت و ثبات کے ایسے مقامِ رفیع پر کھڑا ہوتا ہے۔ کہ تمام دھمکیوں اور لالچ کے جواب میں دو ٹوک اعلان کرتا ہے۔ کہ "اگر میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھ دیا جائے تب بھی میں اپنے اس مشن کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ میری جان چلی جائے لیکن یہ ناممکن ہے کہ میں اپنی زندگی میں اس کام سے باز آؤں۔

(۴) راہِ دعوت میں ایک بہت بڑی مشکل یہ بھی پیش آتی ہے کہ مخاطبین کے ایک بڑے حصے کے لیے یہ بات ایک بہت بڑا حجاب بن جاتی ہے۔ کہ ایک ہمارے ہی طرح کا، گوشت پوست کا انسان، بھوک پیاس نیند وغیرہ کے بشری تقاضوں کا حامل کیسے ہماری اصلاح کے کام پر مامور ہو گیا۔ اور وہ آسمان پر چڑھ کر دکھلائے، پہاڑ اس کے لیے سونا بن جائیں، چٹیل میدان چشم زدن میں اس کے لیے لہلہاتے باغات اور چشموں میں تبدیل ہو جائیں بہترین محلات بن جائیں، فرشتے اس کے جلو میں چلیں تب شاید ہم مان لیں۔ چنانچہ کبھی کہتے ہیں۔ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور بازاروں میں جاتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں۔ یہ ہماری طرح کا انسان ہے اسے جنون ہو گیا ہے یہ ہم پر فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اس پر بار بار اظہار کرتے ہیں کہ

ہم نوعِ بشر کے اعتبار سے تمہاری ہی جنس سے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیغام تم تک پہنچانے کے لیے چن لیا۔ ہمارے پاس اس کی وحی آتی ہے۔ اور اس نے ہمیں تمہاری اصلاح کے لیے منتخب کر لیا ہے۔ لیکن قوم بار بار یہی رٹ لگاتی ہے کہ کسی فرشتے یا کسی دوسری مخلوق کو پیغمبر بنایا جاتا تو ہم مانیں گے۔

(۵) اس راہ کی ایک بہت بڑی کٹھن منزل مرنے کے بعد کی زندگی اور آخرت کی طرف بلانا۔ عالمِ برزخ، قیامت، حساب کتاب، میزان پُل صراط، ثواب و عذاب، جنت اور اس کی نعمتیں، دوزخ اور اس کے عذاب وغیرہ سب ان کی نظروں سے بالکل پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اول تو لوگ اس پہ اڑ جاتے ہیں کہ جب ہم مر کر گل سڑ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے یہ بات تو بالکل بعید از قیاس ہے۔ اس سے زیادہ تعجب کی بات ان کے نزدیک اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات ایک مجنون اور پاگل ہی کہہ سکتا ہے۔ نیز کہتے ہیں کہ چلو اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی ہے تو اس کے بعد جزا و سزا، ثواب و عذاب تو بالکل بعید از قیاس ہے۔ کبھی انہیں دوزخ کے درختوں پر تعجب ہوتا ہے۔ کبھی جنت کی نعمتوں اور باتوں سے بھونچکے ہو کر رہ جاتے لیکن اللہ کا پیغمبر ان تمام باتوں کو سنتا ہے ان کے تمسخر، استہزا، تکذیب کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور پورے عزم و استقلال سے اخروی زندگی کی دعوت دیتا رہتا ہے بلکہ ان پر واضح کرتا رہتا ہے کہ تمہاری یہ دنیا تو آخرت کے مقابلہ میں مچھر کے پر کے برابر بھی اور تمہاری دنیا کی قیمت اللہ کے ہاں بکری کے مردار بچے جتنی بھی نہیں۔ یہ تو محض لہو و لعب اور دھوکہ کا سرمایہ ہے۔ بالآخر پیغمبر اپنی بے مثل استقامت و عزیمت، انتہائی عزم و یقین اور عظیم شخصیت کی بدولت ایک ایسی جماعت تیار کر لیتا ہے۔ جو ان تمام حقائق پر ایسا ایمان لے آتی ہے کہ عالمِ غیب ان کے لیے عالمِ شہود کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ پھر ان کو دوزخ کے شعلے بھڑکتے نظر آتے ہیں جنت کے باغات لہلہاتے دکھائی دیتے ہیں۔ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

(۶) راہِ دعوت کی یہ مہیب مشکلات یوں تو دنیا کے ہر پیغمبر کو پیش آئیں لیکن امام الاولین و آخرین رحمۃ للعالمین کی جو قوم مخاطبِ اول تھی اور وہ اپنی افتادِ طبع اور صدہا سال کی گمراہی کے باعث جس حال میں تھی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو ہزاروں گنا مشکل بنا دیا۔ جس قوم کا ایک ایک فرد غرور و تکبر کا مجسمہ وحشت و خونخواری میں طاق جہالت و تعصب میں سرشار، تہذیب و تمدن سے ناآشنا انقیاد و اطاعت سے نفور، کفر و شرک میں سرتاپا ملوث، وحی و رسالت اور حیات مابعد الموت کے تصور تک سے صدیوں سے ناآشنا ہو اس قوم میں دعوت و اصلاح کے کام کی مشکلات کا کون اندازہ کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا مجھے ستایا گیا ہے اتنا کسی پیغمبر کو نہیں ستایا گیا۔ حالانکہ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف تیئیس سال ملے۔ لیکن کام کی نوعیت اتنی مشکل، پیچیدہ اور نازک تھی، جس نے آپ کے کام کو ہزاروں گنا کٹھن اور دشوار بنا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بار بار تسلی دلائی حتیٰ کہ یہاں تک فرمایا، کہ کیا آپ ان لوگوں کی خاطر اپنی جان کو ہلاک کر دیں گے۔ اسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غم و اندوہ اور قلق کس درجے کا تھا۔

آتشِ سوزاں میں وہ گرمی کہاں
سوزِ غم ہائے نہانی اور ہے

آپ ایک اس بات پر غور فرمایئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میری امت کا فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون سے سنگ زیادہ سخت تھا۔ اور پھر ابوجہل ہی نہ تھا عتبہ، ولید، شیبہ، امیہ بن خلف وغیرہ بعد میں منافقین کی جماعت اور ان میں عبداللہ بن ابی عبداللہ بن سلول جیسے گھرے اور مکار منافقوں سے سابقہ، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جیسی غفور و رحیم ذات یہ فرمائے کہ یہ لوگ اتنے ناپاک ہیں کہ اگر آپ بھی ان کے لیے ستر بار استغفار کریں تو میں ان کو ہرگز نہ بخشوں گا۔

(۷) دعوت کے کام میں ایک سب سے بڑا کٹھن اور مشکل کام جو صرف حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا یہ تھا کہ آپ کو دوسرے پیغمبروں کی طرح صرف ایسی جماعت ہی تیار کرنا نہ تھی جو کہ صرف خود اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والی ہو اس کے ہر فرد پر دوسروں کی دعوت و اصلاح کی ذمہ داری نہ ہو، بلکہ آپ کو ایک ایسی امت تیار کرنی تھی جس کا ہر فرد داعی و مبلغ ہو اور قیامت تک یہ امت وہ کام کرے جو انبیاء علیہم السلام کی ذمہ داری ایک طرف اور آپ کی ذمہ داری ایک طرف جو ان سب کی مجموعی ذمہ داری سے بھاری ہے۔ قیامت تک آنے والے انسانوں کی ذمہ داری حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی اور آپ نے وہ امت تیار کی جو قیامت تک یہ کام کرتی رہے گی۔ ختم نبوت کا بھی یہی مطلب ہے اب منصبِ نبوت تو کسی کو نہ ملے گا۔ لیکن کارِ نبوت قیامت تک جاری رہے گا۔

اس عظیم کام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح سرانجام دیا اور لاکھوں داعیانِ حق کی بے مثل جماعت تیار کی چشمِ فلک نے آج تک ایسی جماعت نہ دیکھی ہے نہ دیکھے گی۔ یہ جماعت اپنے اہل و عیال، مال و منال، قوم و وطن سب کو چھوڑ کر عالم کے گوشے گوشے میں پھیل گئی۔ اور اکثر نے تو اپنی زندگیاں اسی راہ میں قربان کر دیں۔ واپس اگر اپنے گھروں کو بھی نہ دیکھا اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام امت کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں قیامت کے دن آپ کی امت میں محشور فرمائے۔ اور ہمیں دعوت و تبلیغ کے کام کرنے اور اسی راستہ میں اپنی جان و مال اور عزیز ترین متاع قربان کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

طلبا کی دنیا

ظہیر میر

سارے ملک میں تربیتی پروگرام کا پُرجوش خیر مقدم

دوسرا تربیتی پروگرام ۱۲، ۱۳، ۱۴ اگست کو گوجرانوالہ میں منعقد ہو گا

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام پہلا تربیتی پروگرام جو گوجرانوالہ میں منعقد ہوا تھا پورے ملک سے جمعیت طلباء اسلام کے ساتھی پرجوش خیر مقدم کر رہے ہیں۔

جمعیت طلباء اسلام کے مرکزی قائدین جناب میاں محمد عارف صاحب، جناب محمد فاروق قریشی نے ان تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے اپنی اچھی آراء سے ہمیں مستفیض فرمایا ہے انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہم امید کرتے ہیں کہ پورے ملک سے ساتھی ہمیں اس بار بھی اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہیں گے۔

انہوں نے ملک بھر کی تمام شاخوں سے بھرپور اپیل کی ہے کہ آئندہ ماہانہ تربیتی پروگرام جو ۱۲، ۱۳، ۱۴ اگست کو مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں منعقد ہو رہا ہے آپ پورے ذوق و شوق کے ساتھ شرکت فرمائیں۔

اپیل

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جناب میاں محمد عارف صوبہ سرحد کی جمعیت کے صدر جناب فضل الرحمان صوبائی جنرل سیکرٹری حافظ بشیر احمد کمال نے ایک مشترکہ بیان میں کراچی اور ملک کے دوسرے حصوں میں بارش کی حالیہ تباہ کاریوں پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں متاثرین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام کے تمام ساتھیوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ متاثرین کی فوری امداد کے لیے کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ آخر میں انہوں نے مخیر حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ متاثرین کی امداد کے لیے دل کھول کر چندہ دیں۔

شمولیت

جمعیت طلباء اسلام لاہور کے کارکنوں کا ایک عمومی اجلاس منعقد ہوا جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے پروگرام سے متاثر ہو کر P.S.F لاہور کے جنرل سیکرٹری اور ہاشمی میموریل کالج لاہور کے جنرل سیکرٹری جناب محمد جاوید ملک صاحب اور P.S.F کے نائب صدر محمد توقیر ملک نے باقاعدہ طور پر جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔

دریں اثنا ایک اور اجلاس میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ کے طالب علم راہنما جناب نوید اختر اور رفاقت علی، شبیر احمد، محمد ادریس، رانا ندیم اختر، زاہد اقبال قریشی اور دیگر پچیس ساتھیوں نے جمعیت طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے مرکزی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے

دریں اثناء ایک بیان میں جمعیت طلباء اسلام ضلع لاہور کے صدر جناب محمد زین عباسی ناظم عمومی جناب محمد ادریس اور ناظم نشریات جناب خالد محمود ٹیپو نے ان تمام حضرات کی شمولیت کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ وہ اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کے لیے اپنی کوششیں اور تیز کر دیں گے۔

توجہ فرمایئے!

۱۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ۱۲ اگست کو مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں منعقد ہو گا۔

(محمد فاروق قریشی)

۲۔ پنجاب جمعیۃ کی صوبائی مجلسِ عاملہ کا اجلاس ۱۱ اگست کو صبح ۹ بجے مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں ہو گا۔

۳۔ پنجاب جمعیت کی صوبائی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۲ اگست کو مدرسہ نصرۃ العلوم میں منعقد ہو گا۔ (عبدالرؤف ربانی)

۴۔ لٹریچر کے بقایا جات کی رقوم فوراً مرکزی دفتر بھیج دیں تاکہ مزید لٹریچر چھپوایا جا سکے۔

ظہیر میر

مری

جمعیت طلباء اسلام مری کا ایک اجلاس زیر صدارت حافظ طاہر عباسی منعقد ہوا اجلاس میں حبیب الرحمان صدر جمعیت طلباء اسلام مری اور محمد خورشید عباسی ناظم نشر و اشاعت نے جمعیت کی سالانہ رپورٹ طلباء کے سامنے پیش کی جمعیت طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر چھ طلباء نے جمعیت میں باقاعدہ شمولیت کا اعلان کیا شمولیت اختیار کرنے والوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) رضا محمد (۲) محمد رزاق (۳) عبدالحی (۴) ساجد محمود

(۵) محمد امتیاز (۶) عبداللطیف قریشی۔ شامل ہونے والے حضرات نے مرکزی صدر میاں محمد عارف اور ناظم عمومی جناب فاروق قریشی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ حافظ طاہر عباسی، احمد خورشید اور حبیب الرحمان نے ان حضرات کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہمیں یقین ہے کہ نئے شامل ہونے والے جمعیۃ کے پروگرام کو ہر طالب علم تک پہنچانے کی پوری کوشش کریں گے۔

گرفتاری

جمعیت طلباء اسلام خانیوال کے رہنما جناب چوہدری عبدالحمید صاحب اور ان کے ہمراہ محمد صابر کو پچھلے دنوں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے حالیہ تحریک کے دوران ایک پولیس والے کی وردی اتاری تھی۔ مرکزی ناظم عمومی جناب محمد فاروق قریشی صاحب اور ناظم نشر و اشاعت محمد ظہیر میر نے اپنے ایک حالیہ بیان میں چوہدری صاحب کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔

ہارون آباد

جمعیت طلباء اسلام ہارون آباد کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت خالد محمود ووٹو ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام ہارون آباد منعقد ہوا جس میں درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست ..... حاجی محمد لیسین صاحب
صدر ..... محمد بشارت
نائب صدر ..... راؤ عبدالخالق۔
ناظم عمومی ..... محمد ارشد کیانی
ناظم ..... محمد طیب
ناظم نشریات ..... شبیر احمد علوی
ناظم مالیات ..... حافظ مقبول احمد
ناظم دفتر ..... محمد بشیر

سانگھڑ

جمعیۃ طلباء اسلام سانگھڑ (صوبہ سندھ) کے اراکین کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اور درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر ..... محمد یعقوب منتظر گورنمنٹ کالج سانگھڑ
نائب صدر ..... عبداللطیف قریشی گورنمنٹ ہائی سکول سانگھڑ
ناظم عمومی ..... عبدالعزیز جبران 〃 〃 〃
ناظم ..... مقصود حسین کھوڑو گورنمنٹ کالج سانگھڑ
ناظم نشریات ..... محمد اورنگ زیب گورنمنٹ ہائی اسکول سانگھڑ
ناظم دفتر ..... محمد شریف نیر قریشی 〃 〃 〃
ناظم مالیات ..... عبداللطیف قریشی 〃 〃 〃

گذشتہ دنوں جناب عمیر الزبیر اور دلاور خان نے سانگھڑ کے مقامات میں تنظیمی دورے کئے وہ چک نمبر ۲ اور قریبی گاؤں میں گئے انہوں نے اسکولز اور کالجز کے طلباء سے ملاقاتیں کیں اور جمعیۃ کا تعارف کرایا کئی طلباء نے شمولیت کا اعلان کیا اور بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

جمعیت طلباء اسلام

خانپور کے انتخابات

جمعیۃ طلباء اسلام خان پور کے اراکین کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت حاجی عبدالرشید درخواستی سابق ضلعی صدر جمعیت طلباء اسلام خانپور منعقد ہوا۔ اور درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست ..... حاجی عبدالرشید درخواستی
صدر ..... چوہدری جاوید ارشد
نائب صدر ..... محمود الحسن قریشی
صدر سائنس سوسائٹی انٹر کالج خان پور
ناظم عمومی ..... خالد حسین بھٹی
ناظم ..... تنویر احمد
ناظم نشر و اشاعت ..... سیف الرحمان درخواستی
ناظم مالیات ..... صاحبزادہ فضل الرحمٰن درخواستی

ناظم کا تقرر

جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر جناب ندیم اقبال اعوان نے صاحبزادہ فضل الرحمٰن درخواستی کو صوبہ پنجاب کی جمعیت کا ناظم اول مقرر کیا ہے۔

کبیروالا ملتان

۱۔ جمعیت طلباء اسلام کبیروالا کا ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ یاد رہے ان تمام حضرات کا تعلق انجمن طلبہ اسلام سے تھا شمولیت اختیار کرنے والوں کے نام

(۱) غلام رسول (۲) شوکت حیات شیخ
(۳) شیخ محمد صدیق (۴) اتفاق احمد
(۵) غلام مصطفیٰ خالد (۶) امجد رشید
(۷) محمد رمضان۔

اظہار تعزیت

جمعیت طلباء اسلام اکوڑہ خٹک کا ایک تعزیتی اجلاس جامع مسجد حقانیہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیت طلباء اسلام اکوڑہ خٹک کے صدر حافظ غلام الرحمان صاحب کی والدہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ سید نقیب علی شاہ ناظم نشریات جمعیۃ طلباء اسلام اکوڑہ خٹک نے ایک قرارداد کے ذریعے طلبہ کی طرف سے صدر صاحب کی والدہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم تمام طلبہ صدر صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ صدر صاحب سے مکمل ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام

حلقہ برنس روڈ کراچی

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ برنس روڈ کا ہفت روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا عبدالکریم ندیم نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت طلباء اسلام ہی وہ واحد تنظیم ہے جس نے ہر دور میں ہر آزمائش کا مقابلہ کیا ہے۔ مولانا کے خطاب کے بعد ناظم عمومی جناب محمد شکیل نے سیلاب زدگان کی امدادی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی بعد ازاں امدادی سرگرمیوں میں سرگرمی سے کام کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

بورے والہ کے ممتاز اہلحدیث عالم دین کی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت

بورے والہ کے مشہور اہل حدیث عالم مولانا حافظ محمد انور خطیب محمد نگر نے کہا ہے کہ اس ملک میں نفاذ شریعت کے سلسلے میں قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی مساعی جمیلہ نہایت عظیم ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کی غیر متعصب اور ضرورت پر مبنی تحریک نفاذ اسلام سے متاثر ہو کر نہایت اطمینان سے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے تمام اکابر اور کارکن احباب کو مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

پاکستان قومی اتحاد ضلع وہاڑی کے صدر اور جمعیۃ علما اسلام ضلع وہاڑی کے ناظم عمومی جناب حافظ محمد طیب، جمعیۃ علما اسلام بورے والہ کے ناظم عمومی راؤ ارشاد احمد خان، حاجی محمد اشرف مولانا عبد الرؤف، جناب عبد الحلیم، پاکستان طلبہ اتحاد بورے والا کے سیکرٹری جنرل جناب راؤ منور احمد نے اپنے مشترکہ بیان میں مولانا محمد انور کے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہونے کا

خیر مقدم

کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کا جمعیۃ میں شامل ہونا جہاں ہمارے لیے باعث مسرت ہے، وہاں ہم مولانا انور سے مزید توقع رکھیں گے کہ وہ جماعتی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور اس مملکت خداداد میں نفاذ شریعت کی منزل تک پہونچنے میں بھرپور کوشش کریں گے۔

ہارون آباد بار کے معزز وکلاء کی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا خیر مقدم

جناب میاں محمد صدیق صاحب سکھیرہ ایڈووکیٹ، چوہدری محمد سعید صاحب ایڈووکیٹ رانا محمد عابد صاحب ایڈووکیٹ نے حال ہی میں جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا تھا! چنانچہ ان کے اعزاز میں فقیر والی جمعیۃ کی طرف سے مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی میں ایک مختصر سی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ہارون آباد اور فقیر والی کے اراکین جمعیۃ نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔

مولانا محمد قاسم قاسمی نے اس موقع پر مختصر خطاب میں معزز قانون دان حضرات کی جمعیت میں شمولیت کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ انتخاب اور تحریک کے دوران وکلاء حضرات کا کردار سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ دوسرے وکلاء بھی اپنے ان ہم پیشہ احباب کی طرح قافلہ اہل حق میں شمولیت اختیار کر کے ملک میں اسلام کے نظام عدل کے نفاذ کے لیے بھرپور جدوجہد کریں گے۔

معزز وکلاء نے جواباً جمعیۃ علماء اسلام کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمیں حضرت درخواستی اور مفتی محمود صاحب کی مومنانہ فراست اور مدبرانہ قیادت پر مکمل اعتماد ہے اور جماعت کے لیے ہر ممکن قربانی دینے کے لیے آپ ہمیں ہر وقت تیار پائیں گے۔

(محمد اسلم شاکر ناظم جمعیۃ علماء اسلام فقیر والی)

نیز مولانا محمد قاسم صاحب قاسمی نے عوام سے رابطہ مہم شروع کر رکھی ہے اور جمعیۃ علماء اسلام کے موقف سے لوگوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے۔

چنانچہ مولانا محمد قاسم صاحب قاسمی کی ان مساعی کی وجہ سے فقیر والی کے تقریباً پچاس حضرات نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کی ہے۔ ان میں چند حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

چوہدری محمد اکرم صاحب، چوہدری شکیل احمد صاحب۔ چوہدری عبد الحمید صاحب، ذوالفقار علی اعجاز صاحب، احمد گل صاحب، حبیب احمد صاحب، محمد اقبال صاحب، چوہدری غلام حسین صاحب، سائیں محمد اکرم صاحب، محمد شفیق صاحب، ٹھیکیدار گلزار احمد صاحب، ماسٹر عبد الرحمن صاحب، صوفی نور محمد صاحب، میرزا احمد صاحب، مستری محمد رفیق صاحب، سکندر علی صاحب، محمد حسین صاحب محمد سرور صاحب، محمد افضل صاحب

وغیرہ وغیرہ

مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے انعام

دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر کے سابق استاذ مولوی محمد اسحاق خان کو اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کی طرف سے سالانہ امتحانات میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے پر ایک ہزار ریال نقد انعام دیا۔ جو پاکستانی کرنسی کے حساب سے تین ہزار روپے کے قریب بنتا ہے۔

واضح رہے کہ مولوی صاحب کو شاہ فیصل مرحوم کے دور میں ان دس اساتذہ کے بیچ میں آزاد کشمیر کی طرف سے لیا گیا تھا۔ جن کو ایک خصوصی فرمان شاہی کے مطابق آج سے چار سال قبل سعودی حکومت کے اخراجات عربی ٹریننگ کے لیے وہاں بلایا گیا تھا۔ اپنے چار سالہ کورس کے اختتام پر سالانہ امتحانات میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے پر آپ کو یہ انعام ملا ہے۔ اور دس استاذوں کے اس پورے بیچ میں آپ ہی واحد خوش نصیب شخص ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اس اعزاز سے نوازا ہے۔

یہ انعامات یونیورسٹی کے عظیم الشان ہال میں منعقد ہونے والی ایک ایسی خصوصی تقریب میں تقسیم کیے گئے۔ جس میں یونیورسٹی کے مختلف اساتذہ و شیوخ کے علاوہ سعودی وزارت تعلیم اور بعض دوسرے محکموں کی اہم شخصیات اور اعلیٰ آفیسران نے بھی شرکت کی۔ ادھر مولوی صاحب مذکور کے ساتھیوں، دوستوں اور مداحوں نے اس شاندار کامیابی پر آپ کو دلی مبارک پیش کیں

واضح رہے کہ اس خصوصی تقریب کی صدارت سعودی حکومت کے ولی عہد شہزادہ فہد بن عبدالعزیز صاحب نے کی۔

دیپالپور

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام کا خصوصی اجلاس ہوا جس میں ناظم اعلیٰ سید امیر حسین شاہ صاحب بخاری صاحبزادہ مولانا سید احمد انور شاہ بخاری کو امیر، قاری سلطان احمد صاحب اور ڈاکٹر غلام رسول صاحب کو نائب امیر، چوہدری افتخار احمد کو ناظم اعلیٰ۔ پیر اکبر حسین گیلانی ناظم، شیخ گلزار احمد ناظم نشرو اشاعت۔ قاری عبدالرحمٰن کو خازن منتخب کیا گیا۔ اور شیخ گلزار احمد کی تحریک پر حضرت مفتی اعظم حضرت درخواستی اور دیگر اراکین پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

مستا شفاخانہ

زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور۔ زیر نگرانی حضرۃ مولانا محمد اسحٰق صاحب امیر جمعیۃ ضلع لاہور بجامع مسجد اہل السنۃ والجماعۃ حق نواز روڈ باغبانپورہ لاہور۔

اوقات ۵ تا ۷ بجے شام

فیس: ایک روپیہ۔

عُبیدُ اللہ محمُود

اللہ رب العزت نے مجھے آج ۲۷ رجب المرجب ۱۳۹۷ھ بروز جمعہ ایک فرزند عطا کیا ہے جس کا نام میں نے امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی رح اور مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی عقیدت میں:

"عُبیدُ اللہ محمُود"

رکھا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے تمام بزرگ و کارکنان سے مستدعی ہوں کہ وہ نومولود کے لیے دعائے خیر فرمائیں۔

الداعی الی الخیر:
محمد طفیل جنرل سیکرٹری
جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ سندھ

جلسہ تقریب شب براءۃ

دارالعلوم اشرفیہ اوچ شریف کی طرف سے بمقام مدنی مسجد محلہ فیض رسان مورخہ ۳۱ جولائی بمطابق ۱۴ شعبان المعظم بروز اتوار بعد نماز عشاء منعقد ہوگا جس میں مولانا الحاج کمال الدین صاحب حاصل پوری اور مجاہد اسلام مولانا عطا محمد صاحب ترابی آف ڈیرہ غازی خان اور مولانا محمد اسماعیل قاسمی خطاب فرمائیں گے۔ تمام احباب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

الداعی: رشید احمد عباسی ناظم اعلیٰ دارالعلوم اشرفیہ اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقیہ بہاولپور

حاجی کرامت اللہ صاحب رہا کر دیئے گئے۔

حیدر آباد جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما قومی اتحاد صوبہ سندھ کے پارلیمانی ممبر جناب حاجی کرامت اللہ خان رہا کر دیئے گئے ہیں۔ حاجی صاحب کا اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا گیا۔

حاجی صاحب نے استقبالی ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اور انشاء اللہ اس ملک میں نظام شریعت مکمل نافذ ہو کر رہے گا۔

انہوں نے کہا کہ جیلوں کے ذریعہ ہمارے جذبہ حریت اور جذبہ جہاد کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی، جب تک اس ملک میں نظام مصطفےٰ نافذ نہیں ہوگا۔

حاجی صاحب نے قائدین قومی اتحاد پر عوام کو مکمل اظہار اعتماد کی تلقین کی اور کہا کہ متحد ہو کر نظام شریعت کے لیے جدوجہد جاری رکھیں۔

شمولیت

حیدر آباد جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری اطلاعات سید احمد شاہ گیلانی کے مطابق جناب محمد عثمان قریشی، عبدالحکیم قریشی اپنے ساتھیوں سمیت جمعیت علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں انہوں نے قائد جمعیۃ و قائد قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب کی دینی و ملکی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ہم ان کی قیادت پر فخر محسوس کرتے ہیں اور ہماری جدوجہد ان حضرات کے ساتھ

بان شاء اللہ انہی کے ہاتھوں ملک میں اسلامی نظام نافذ ہو کر رہے گا۔ جمعیۃ کے مقامی عہدیداروں نے جمعیۃ میں انکی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

تعزیتی جلسہ عام
مولانا محمد اسماعیل قاسمی سیالکوٹ

۱۸ جون بروز ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام سیالکوٹ کے رہنما مولانا محمد اسماعیل قاسمیؒ کی یاد میں تعزیتی جلسہ جامع مسجد کمہاراں میں ہوا۔ تلاوت قاری محی الدین صاحب نے کی۔ جمعیۃ طلباء اسلام سیالکوٹ کے جنرل سیکرٹری جناب حفیظ اللہ فاروقی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے استاذ سے محروم ہوگئے ہیں، بلکہ جمعیۃ طلباء اسلام اپنے سرپرست سے محروم ہوگئے ہیں۔ آپ ہی انجمالہ دورِ ظلم و بربریت میں نظام شریعت کا نعرہ بلند کرتے رہے۔ جبکہ اپوزیشن کا نام لینا بہت مشکل تھا۔ مولانا قاسمی قومی اتحاد سیالکوٹ کے صدر رہے اور اس آمرانہ دور میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوئے۔ ان بزرگوں کی وجہ سے سیالکوٹ میں تحریک میں جان پڑی۔ ایک دور میں جمعیۃ کا کام سیالکوٹ میں اکیلے کرتے رہے۔ آج نتیجہ سامنے ہے۔ اللہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے جنرل سیکرٹری رشید احمد قادری نے کہا کہ:

مولانا قاسمی جیسی شخصیت کا ملنا بہت مشکل ہے۔ میرے والد محترم مولانا بشیر احمد پسروریؒ مولانا کو رئیس المتوکلین کہتے تھے۔ جب مولانا جمعیۃ کے کسی عہدے پر رہے کام اچھی طرح کیا۔ ہمارے اکابرین ہمیں ایسا سبق دے گئے ہیں نہ ہمارے کارکن بک سکتے ہیں اور نہ جھک سکتے ہیں۔ ہم دین کا جتنا کام کریں گے اُن کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔ انہی بزرگوں سے ہمیں سبق ملا ہے۔

مولانا رشید صاحب کے خطاب کے بعد مولانا فضل الرحمٰن سیالوی سرگودھا نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

مولانا قاسمیؒ، مولانا ابو الکلام آزادؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ کے مشن کے سپاہی تھے۔! سیالکوٹ کے غیور مسلمانو! آپ نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ تحریک نظام مصطفےٰ میں آپ کا کردار مورخ سرخ سیاہی سے لکھے گا، جب کوئی دینی تحریک چلی آپ کو اکابرین سے پیچھے ہٹتے نہیں پایا۔!

شاہ جی فرماتے تھے "سیالکوٹ تحریک ختم نبوت کا قلعہ ہے"۔

میں ان ماؤں کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے اپنے بیٹے اللہ کی راہ میں شہید کروائے ہیں۔ وہ بہنیں فخر سے کہیں گی ہمارے بھائی نے دینِ مصطفےٰ کے لیے قربانی دی۔ وہ باپ خوش نصیب ہیں جن کے بیٹے اللہ کی راہ میں شہید ہوئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شہیدوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔ انشاء اللہ سیالکوٹ کے باشندے آئندہ بھی دینِ الٰہی کے لیے جانی و مالی قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے۔!

مولانا کے پُرجوش خطاب کے بعد سیالکوٹ کے شعلہ بیان خطیب حافظ منظور احمد منظور بانگ پر تشریف لائے۔ خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

جن کی یاد میں ہم جلسہ کر رہے ہیں ان کا یہ مطلب نہیں کہ سن کر چلے جائیں۔ واہ واہ کریں، بلکہ ان کے نقش قدم پر چلنا ہے۔

مولانا قاسمی اتنے بڑے امیر گھرانے کے فرد تھے کہ اگر دنیا کی دولت اکٹھی کرنا چاہتے تو بہت بڑے رئیس ہوتے۔ اپنا کاروباری شغل ہونے کے باوجود جو آیا دین کے لیے خرچ کر دیا۔ آج تک اپنا مکان نہیں لے سکے۔ بس ایک ہی فکر ملک میں دینِ الٰہی کا قیام ہو۔

دعائے خیر پر جلسہ رات ½۱ بجے ختم ہوا۔

عرب سربراہ مداخلت کرکے مصر اور لیبیا کی لڑائی بند کرائیں
نو عرب سفیروں کے نام حضرۃ مولانا محمد عبداللہ درخواستی کا ٹیلیگرام

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے اسلام آباد میں متعین سعودی عرب، مصر، لیبیا، شام، الجزائر، کویت، عراق، اردن اور عرب امارات کے سفراء کے نام ایک ٹیلیگرام میں مصر اور لیبیا کے درمیان مسلح تصادم کو عالم اسلام بالخصوص اسلامیان پاکستان کے لیے انتہائی تکلیف دہ خبر قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ دو عرب مسلم برادر ممالک کے درمیان یہ لڑائی عالم اسلام کی رسوائی اور دشمنان اسلام کے لیے مسرت اور تقویت کا باعث بن رہی ہے۔

آپ نے فریقین سے اپیل کی ہے کہ وہ مسلح لڑائی کو فی الفور روک دیں اور باہمی تنازعہ کو بھائیوں کی طرح افہام و تفہیم کے ساتھ طے کریں۔

آپ نے عرب سربراہوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے اس قضیہ کو باحسن طریق نمٹانے کی کوشش کریں مولانا درخواستی نے مذکورہ بالا ممالک کے سفیروں سے کہا ہے کہ وہ ان کے جذبات کو جلد از جلد اپنی حکومتوں تک پہنچا دیں۔

سیلاب زدگان کے لیے امدادی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں
— حضرت الامیر مدظلہ کی ہدایت —

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے ملک بھر میں جمعیۃ کے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیلاب زدہ بھائیوں کی بحالی کے لیے پاکستان قومی اتحاد کی امدادی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

اور اصحاب ثروت کو توجہ دلا کر زیادہ سے زیادہ امدادی رقوم اور سامان پاکستان قومی اتحاد کے امدادی کیمپوں یا جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر رنگ محل لاہور میں پہنچائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے چاروں صوبائی امراء مولانا عبید اللہ انور، مولانا سید محمد شاہ امروٹی، مولانا سید محمد یوسف بنوری اور مولانا عبدالواحد نے بھی ایک مشترکہ بیان میں جماعتی کارکنوں کو اسی قسم کی ہدایت کی ہے۔

ڈکٹیٹر اور اس کے

ساتھیوں کو بے نقاب کیجئے

بھٹو حکومت کے چھ سالہ تاریک دور میں آمر مطلق کے اشارہ پر عوام کے جمہوری وسیاسی حقوق کو جس بے دردی کے ساتھ غصب کیا گیا ہے اور قومی خزانہ کو جس انداز سے لوٹا گیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی آپ اپنے ارد گرد نگاہ ڈالیں آپ کو انتظامیہ، پولیس اور پیپلز پارٹی میں بہت سے چہرے ایسے دکھائی دیں گے جنہوں نے ظلم ناانصافی اور لوٹ کھسوٹ میں آمر کا ہاتھ بٹایا ہے اور اس کے حصہ دار بنے ہیں۔

ان چہروں کی نقاب کشائی وقت کی اہم ترین ضرورت اور قوم و ملک کے بہترین مفاد کا تقاضہ ہے۔

اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں ہمارا ہاتھ بٹائیے اور اس سلسلہ میں آپ کے علم میں جو بھی واقعہ ہو اس سے ہمیں آگاہ کیجئے اور اپنا ملی و دینی فرض سمجھتے ہوئے اس قسم کے مظالم ناانصافیوں اور لوٹ کھسوٹ سے ہمیں باخبر کیجئے۔ امید ہے کہ آپ اس مقدس مشن کی تکمیل کے لیے کسی تساہل سے کام نہیں لیں گے

منجانب :- مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان رنگ محل لاہور فون نمبر ۶۷۷۱۵

ہم

پاکستان قومی اتحاد

کے کارکنوں، طلبہ، علماء، مزدوروں اور کسانوں کو نظام مصطفےٰ کے نفاذ

کے لیے ملک گیر

تحریک چلانے پر

مبارک باد

پیش کرتے ہیں

اس مقدس تحریک کے شہیدوں، اسیروں اور زخمیوں کو سلامِ عقیدۃ پیش کرتے ہیں

نیز ہم قاید جمعیت و

قاید پاکستان قومی اتحاد

مولانا مفتی محمود

کو انکے عہد ساز کردار اور

زوردار قیادت پر

خراجِ تحسین پیش کرتے ھیں!

کارکنان جمعیۃ علما اسلام : ملک افتخار محمود، حاجی اورنگ زیب نواب آئل ملز سمندری لائلپور